Volume X
No. 27

SP—X—27—77 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, January, 3, 1977

CONTENTS

	Pages
Standing Committee Report Re : A suitable design of a crest for the Senate of Pakistan—*Presented*	313
Motion *Re* : Presentation of the recommended design of crest the Senate of Pakistan for adoption—*Referred book is the Standing Committee*	313
The Pakistan Railways Police Bill, 1976—*Passed* ...	326
The Establishment of the Federal Bank for co-operatives and Regulation on of co-operative Banking Bill, 1976—*Not moved*	366
The Political Parties (Amendment) Bill, 1976—*Discussion deferred*	366

PRINTED AT THE MERCANTILE PRESS, 42, CHAMBERLAIN ROAD, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI

Price : Paisa 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Monday, January 3, 1977

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at five of the clock in the evening, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Qur'an*)

Mr. Deputy Chairman : Next item No. 2, Rao Abdus Sattar.

STANDING COMMITTEE REPORT *RE*: A SUITABLE DESIGN OF A CREST FOR THE SENATE OF PAKISTAN

Rao Abdus Sattar (Leader of the House) : Mr. Chairman, Sir, I present the Report of the Standing Committee on a suitable design of a Crest for the Senate.

Mr. Deputy Chairman : The Report of the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs on a suitable design of a Crest for the Senate, is presented.

Next item No. 3.

MOTION *RE*.: PRESENTATION OF THE RECOMMENDED DESIGN OF THE CREST OF THE SENATE OF PAKISTAN FOR ADOPTION

Rao Abdus Sattar : Mr. Chairman, Sir, I beg to move :

> "That the Senate resolves that the Crest of the Senate be of the design as recommended by the Standing Committee on Cabinet, Establishment, Law and Parliamentary Affairs, Education and Provincial Co-ordination, Tourism, Minorities Affairs, in its report presented to the House on the 3rd January. 1977, and also to place on the table of the House the design of the Crest for its adoption".

Khawaja Mohammad Safdar : Where is the report ?

Mr. Deputy Chairman : Is the report laid on theTable of the House ?

Khawaja Mohammad Safdar : It is now being laid. It was not laid when the mover of the resolution moved the resolution.

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Senate resolves that the Crest of the Senate be of the design as reeommended by the Standing Committee on Cabinet, Establishment, Law and Parliamentary Affairs, Education and Provincial Coordination, Tourism, Minorities Affairs, in its report presented to the House on the 3rd January, 1977, and also to place on the Table of the House, the design of the Crest, be adopted."

خواجہ محمد صفدر : جناب ڈپٹی چیئرمین آپ نے موشن تو ایوان کے سامنے پیش کر دی ہے میں یہ درخواست کروں گا کہ کم از کم کمیٹی کی طرف سے کوئی صاحب ہمیں یہ بھی بتائیں کہ یہ کیا ہے ؟ اور اس ڈیزائین کا کیا مطلب ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو موشن ہوئی ہے - اب موشن کے بعد میرے خیال میں کمیٹی کے ممبران میں سے کچھ دوست یہاں موجود ہیں ، وہ اس کو ایکسپلین کریں گے - لیڈر آف دی ہاوس نے رپورٹ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے پیش کر دی ہے -

راؤ عبدالستار (قائد ایوان) : جناب چیئرمین ! آپ کی اجازت سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں - - -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سب ممبران کے پاس کمیٹی کی رپورٹ موجود ہے ؟ یہ جو کریسٹ ہے ، اس کا ڈیزائین بھی موجود ہے ؟

اراکین : جی موجود ہیں -

راؤ عبدالستار : جناب والا ! کمیٹی نے اس میں بڑے غور و خوض کے بعد یہ طے کیا تھا کہ چوں کہ سینیٹ ، چاروں صوبوں کی نمائندگی کرتی ہے ، اس لیے چاروں صوبوں کے کریسٹ شامل کر کے سینیٹ کا کریسٹ بنایا جائے - جناب والا ! اس کے بعد آرٹسٹ کو بلایا گیا اور چاروں صوبوں کے کریسٹس کو اکٹھا کر کے یہ ڈیزائین آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینیٹر احمد وحید اختر صاحب کیا آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

جناب احمد وحید اختر : جناب چیئرمین ! جو بات لیڈر آف دی ہاؤس نے کہی ہے ، مجھے بھی یہی عرض کرنی ہے کہ یہ صورت جو کمیٹی کے پیش نظر رہی ، یہ کوشش کی گئی کہ ملک کے ایک دو مشہور فنکاروں کی خدمات حاصل کی جائیں اور کوئی ایسا تصور سامنے آئے ، جس سے چاروں صوبوں کے اتحاد اور ان کی قربت اور یگانگت کا تصور اس کریسٹ سے ابھرنا چاہیے ، تو اس صورت میں جو کوششیں ہمارے سامنے آئیں ، وہ کوئی ایسی جاذب نظر نہ تھیں ۔ بالاخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ چاروں صوبوں اور ان کی صوبائی اسمبلیوں کے جو کریسٹ ہیں ، ان کو اگر یکجا کر دیا جائے تو کیا صورت سامنے آئے گی اور آرٹسٹ نے یہ کریسٹ بنا کر کمیٹی کے سامنے رکھا ، جس میں اوپر یہ سندھ کا کریسٹ ہے یہ ساتھ پنجاب کا ہے نیچے بلوچستان کا ہے اور اس کے ساتھ صوبہ سرحد کا ہے اور ظاہر ہے کہ گندم کے یہ جو خوشے ہیں یہ ہماری فصل کی نمائندگی کرتے ہیں اور اوپر چاند ستارہ اور نیچے پاکستان سینیٹ لکھا ہوا ہے تو اجتماعی طور پر جو اس سے ایک تاثر ابھرا وہ کمیٹی کے ارکان کا خیال یہ تھا کہ اس جذبے کی ، اس خیال کی عکاسی کرتا ہے جو کمیٹی کے ارکان چاہتے تھے کہ اس کریسٹ میں نظر آئے ۔ فی الحال جناب چیئرمین ! اس حد تک ہی مجھے اس کریسٹ کے بارے میں عرض کرنا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو کمیٹی کے ارکان کی رائے تھی ، اپ اگر دوسرے ممبر صاحبان بھی اس بحث میں شریک ہونا چاہیں تو اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں ۔ سینیٹر کمال اظفر ! آپ شاید اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب کمال اظفر : جناب چیئرمین ! میرا خیال ہے کہ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے ، وہ خاصی مکمل ہے ۔ سب سے پہلے اس سلسلے میں ایک اور ڈیزائین کے لیے کہا گیا تھا لیکن اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کیونکہ سینیٹ کے نمائندے صوبائی اسمبلیوں کے نمائندوں سے منتخب ہوتے ہیں ، اس لیے یہ مناسب تھا کہ پاکستان کے ایوان بالا کی حیثیت سے سینٹ کے کریسٹ میں قومی یک جہتی کا رنگ نمایاں نظر آئے ۔ اس لیے آخر میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کے جو نشان ہیں ، ان کو بالترتیب رکھا جائے اور اس میں سب سے اوپر پنجاب کا ہے یہاں پر پانچ دریا بہتے ہیں اور یہ پنجاب کا دیرینہ کریسٹ ہے ۔ اس میں پانچ دریاؤں کی عکاسی کی گئی ہے ، اس کے ساتھ دائیں طرف سندھ کا ہے جس میں کہ وہاں کی پیداوار اور اس کے خوشے ہیں اور چاند تارا اس میں بھی ہے اور چاند تارا پنجاب کے کریسٹ میں بھی ہے اور اس کے نیچے دو اونٹ اور چاند تارا جو کہ بلوچستان کی اسمبلی کے کریسٹ میں ہیں اور اس کے بعد یہاں پر فرنٹیئر کا کریسٹ ہے اس میں ایک قلعہ ہے کیوں کہ عام طور سے قلعہ درہ خیبر کی نمائندگی کرتا ہے اور اس میں بھی چاند تارا ہے اور

[Mr. Kamal Azfar]

بلوچستان میں بھی چاند تارا ہے - چاند تارا چاروں صوبوں کے کرئیسٹ میں ہے اور پھر بھی ایک چاند تارا بیچ میں رکھا گیا - کیوں کہ یہ چاند تارا ہماری یک جہتی کی بھی نمائندگی کرتا ہے اور جو خوشہ گندم ہے ، وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی نفاست پیدا کرتا ہے اور حاشیہ سا بن جاتا ہے اور اس کے علاوہ گندم ہمارے چاروں صوبوں کی پیداور ظاہر کرتی ہے اور ہمارے ملک کی سب سے اہم کاشت اور پیداوار ہے - نیچے پھر مناسبت کے اعتبار ہے ''پاکستان'' نستعلیق میں بڑے اچھے طریقے سے لکھا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ سینیٹ کے سمبل کی حیثیت سے بہت ہی مناسب ہے اور ہم سینیٹرز کے جذبات کی بھی عکاسی کرتا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب ڈپٹی چیئرمین ! جن جذبات کا اظہار میرے بعض معزز دوستوں کی جانب سے یہاں کیا گیا ہے ، میں ان کی انتہائی قدر کرتا ہوں - اور اس میں کوئی شک نہیں کہ سینیٹ چاروں صوبوں اور پاکستان کی مجموعی آبادی کی صوبوں کے اعتبار سے نمائندگی کرتی ہے اور پاکستان کے مسلمانوں کے اتحاد اور صوبوں کے باہمی اعتماد کی علامت ہے اس لیے چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کے کریسٹس کو اپنایا گیا ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اتحاد و نمائندگی کی علامت ہی کافی نہیں ہے ہمارے اتحاد کی جو علامت ہے ، اس میں ایک اور بات کا اضافہ ہو جاتا تو وہ بہترین اتحاد کی علامت تھی ، وہی علامت اتحاد قران مجید کی ایک آیت مبارک سے ہوتی ہے - جیسا کہ معزز ممبران نے اظہار کیا ہے کہ صوبوں کی صوبائی اسمبلیاں جو کریسٹس استعمال کرتی ہیں ، ان ہی کو اپنایا جائے - تاکہ صوبوں کے اعتماد کی علامت رہے - قران مجید کی یہ آیت مبارکہ

انما المومنیں اخوۃ

لکھی جاتی ، تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں - چاند تارے کے ایک طرف انما المومنین اور دوسری طرف اخوۃ لکھا جاتا تو اس سے اخوت کے باہمی اعتماد کی جو بنیاد ہے ، اس کا اظہار بھی ہوتا اور صوبائی اسمبلیوں کا اتحاد بھی اپنی جگہ باقی رہ جاتا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ قومی اسمبلی کا جو کریسٹ ہے ، اس میں بھی قران مجید و فرقان حمید کی یہ آیت ہے ، جس سے شوری اور مشورہ کا اظہار ہوتا ہے -

وامرھم شورۃ بین ھم

اس آیت مبارک کو تحریر کیا گیا ہے ، اور وہی کریسٹ کے طور پر منظور کیا گیا

ہے - اس لیے سینیٹ کے کریسٹ کو آیت مبارکہ سے محروم رکھا جانا بڑا عجیب سا معلوم ہوتا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبران کو قرآن مجید اور فرقان حمید پر بہت زیادہ اعتماد اور ایقان ہے ، اور ہم سینیٹ کے ممبران زیادہ تر صوبوں پر بھروسہ رکھتے ہیں - اس میں قرآن مجید و فرقان حمید کی ایک آیت کا اضافہ کیا جائے - یہ چاند سے قبل اور تارے کے بعد میں ہو- یہ میری تجویز ہے اس لیے اس کو قبول فرمایا جائے شکریہ -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کی تجویز ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کو چاند سے پہلے " مومنین " اور چاند کے بعد " بھائی بھائی ہیں " درج ہونا چاہیے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ ہماری اخوت اور اتحاد کی آیت قرآن مجید اور فرقان حمید کی ہے جو اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سردار محمد اسلم آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے -

سردار محمد اسلم : جناب چیئرمین ! جو کریسٹ ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ اس میں چاروں صوبوں کی یگانگت اور یک جہتی کو پیش نظر رکھا جائے - اس لیے میں تجویز پیش کروں گا کہ جہاں چاروں صوبوں کی نشان دہی کی گئی ہے - چونکہ سینیٹ میں ٹرائبل ایریا کے نمائندگی بھی ہیں اس لیے ٹرائبل ایریا کا نشان جو بھی مناسب ہو رکھا جائے کیوں کہ ٹرٹبل ایریاز کا اپنا علاقہ ہے اور اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے اس لیے کسی ماہر سے کریسٹ بنوایا جائے ، جس میں قومی یک جہتی اور یگانگت اور اتحاد کی عکاسی کی گئی ہو - سینیٹ کا اپنا سمبل ہے ، اس لیے اس میں ٹرائبل ایریا کا اشان دیا ہے - یہ میری تجویز ہے ، اگر اس کو منظور کر لیا جائے تو اچھا رہے گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : احمد وحید اختر صاحب ! کیا آپ مولانا صاحب کی تجویز کے متعلق کچھ فرمائیں گے ؟

جناب احمد وحید اختر : جناب چیئرمین ! مولانا صاحب کی یہ تجویز کمیٹی میں اس وقت بھی زیر غور آئی تھی کہ قرآن مجید کی اہمیت کریسٹ میں شامل ہو - جناب والا ! یہ ایسا مسئلہ ہے ، جس کی تفصیل میں میں جانا نہیں چاہتا - اگر کوئی چیز نیشنل اسمبلی نے اڈاپٹ کی ہے ، تو وہ ہی سینیٹ ضرور اڈاپٹ کرے ، یہ میرے خیال میں ضروری نہیں - میں نے اس وقت بھی کہا تھا اور میری ناقص رائے یہی تھی کد چوں کہ آپ کا یہ کریسٹ پیڈز بھی ہو گا اور سینیٹ کے لفافوں پر بھی ہو گا ، اور انہی کاغذات پر آپ خط و کتابت بھی کریں گے ، میری ذاتی طور پر بھی یہی

[Mr. Ahmad Waheed Akhtar]

تھی کہ قران حکیم کی آیت اس پر نہ ہو - جناب چیئرمین ! اس وقت بھی یہ میری ذاتی رائے تھی اور یہ اسی بنا پر تھی کہ یہ تمام پیڈز پر اور لفافوں پر لکھا جاتا ہے اور سینٹ کے گزٹ بھی اسی پر چھپتے ہیں - اس لیے میں یہ ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں کہ قرآن مجید اور اس کا تقدس ، جو ہر مسلمان کے دل میں ہے ، اور جس انداز سے ڈاک تقسیم ہوتی ہے ، اس اعتبار سے جو کاغذات کی بے حرمتی ہوتی ہے اس صورت میں میں نے چاہا تھا کہ قران مجید کی آیت یہاں درج نہ ہو -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ کمیٹی کی رائے ہے یا آپ کی ذاتی رائے ہے ؟

جناب احمد وحید اختر : یہ میری ذاتی رائے ہے اور میں نے باقی دوستوں سے بھی یہی عرض کی تھی - جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ، میں ایک دو میٹنگوں میں موجود نہ تھا ، اس لیے بعد میں کیا گفتگو ہوئی ، اس کے بارے میں کچھ عرض نہیں کر سکتا - میں میٹنگوں میں موجود تھا ، ان میں اجتماعی طور پر یہی رائے تھی - کہ قران مجید کی آیت نہ ہو ، کیونکہ اس کے تقدس کے اعتبار سے یہی خدشہ تھا کہ کہیں اس طرح آیت مبارکہ کی بے حرمتی نہ ہو - اس لیے یہ آیت نہ لکھی جائے - اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ تھی - مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں ، وہ تو ظاہر ہے کہ چاروں صوبوں کے علاوہ مسلمان جہاں بھی ہیں یا دنیا کے جس خطے پر ہیں اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں ، وہ سب بھائی بھائی ہیں اور ہمارے بھائی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورت میں اس سمبل کی حیثیت میں بھی اسلامی حیثیت موجود ہے - اس لیے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں قران حکیم کی آئیت کا ہونا ازبس ضروری ہے

مسٹر ڈپٹی چیئرمین : مس آصفہ فاروقی !

مس آصفہ فاروقی : جناب چیئرمین ! میں اس سلسلے میں کچھ رائے دینا چاہتی ہوں ، وہ یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سینیٹ کا قیام پاکستان پیپلز پارٹی کے بر سر اقتدار آنے کے بعد وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ہوا ہے ، اس لیے اس نشان میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تصویر ہونی چاہیئے کیونکہ ان کی کوششوں سے سینیٹ کی بنیاد رکھی گئی تھی جس کی وجہ سے اس عظیم محسن کی تصویر اس نشان میں ضرور رکھی جانی چاہیئے ، یہ میری مخلص رائے ہے - شکریہ !

Mr. Deputy Chair : Yes, Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Sir, the idea behind this design is very admirable, to have a crest of all the Provinces combined and form one Crest for the Senate. I wonder Sir, if the Members of the Standing Committee concerned

had all the crest of the different Provinces before them. Sir, I note some minor flaw in the position of the moon and star at the top, in the Crest of the Punjab and that of Baluchistan. Here the position is different than that in the Frontier Province. Probably the Frontier Province crescent is that of a wanning moon and the other crescent star......

Mr. Deputy Chairman : This is in fact crest of the North-West Frontier Province. I am sending you the Crest, so we are trying to simply copy the crest.

(*At this stage copy of Crest was shown to Mr. Kamran Khan*)

Mr. Kamran Khan : Sir, even if that has been copied correctly......

Mr. Deputy Chairman : So we can't change that unless Provincial Government doesn't change it.

Mr. Kamran Khan : Sir, I thought probably that there was some mistake there.

Mr. Deputy Chairman , No, no.

Mr. Kamran Khan : Sir, this seems to be the wanning moon wherever the others are waxing moon.

Mr Deputy Chairman : It is simply Crest of the Province. Perhaps we have no authority to change their crest. We simply can adopt it whatever it is...

Mr Kamran Khan : Sir, to my mind this a very nice design. Thank you.

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! میں بھی ایک چھوٹی سی چیز کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔ اس میں " پاکستان سینیٹ " اردو میں لکھا ہوا ہے ۔ ' سینیٹ ' اصل میں انگریزی کا لفظ ہے ۔ اگر وہ انگریزی میں لکھا جائے تو سپیلنگ وغیرہ کے لحاظ سے ہر شخص اس کو سینٹ ہی پڑھے گا ۔ لیکن انہوں نے سینیٹ کا انگریزی لفظ (Scent) پڑھا جا رہا ہے ۔ میرے خیال میں کمیٹی کے ممبران اس نکتے پر غور فرمائیں کہ " پاکستان سینٹ " کی بجائے اس کو انگلش میں کیوں نہ لکھا جائے ؟ جب سینٹ کا لفظ ہی انگریزی کا ہے ، تو پاکستان سینیٹ انگریزی میں لکھا جائے ۔ یہ میری تجویز ہے اور میرا خیال ہے کہ کافی ممبران اس سے متفق ہوں گے کہ اسے انگلش میں لکھا جائے ۔ اس طرح صحیح پڑھا جائے گا اور غلطی کا امکان نہیں رہے گا جیسے نیشنل اسمبلی کے لیے تو اردو میں قومی اسمبلی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں بھی اس کمیٹی کا ممبر رہا ہوں لیکن میری مجبوری یہ ہے کہ میں گفتگو نہیں کرنا چاہتا ۔ آپ کمیٹی کی طرف سے اس پر کچھ ارشاد فرمائیں تو میں اجازت دوں گا ۔ یہ بات کمیٹی کے زیر غور آئی تھی کہ اردو میں

[Mr. Deputy Chairman]

لکھا جائے یا انگریزی میں ، اور اردو میں کیسے لکھیں ؟ کمیٹی کے ممبران میں سے کوئی اور ۔

جناب احمد وحید اختر : جیسے آپ نے فرمایا ، یہ بات زیر غور آئی تھی اور اس کے دو تین پہلو تھے ۔ ایک یہ تھا کہ انگریزی میں لکھا جائے یا اردو میں ۔ ایک یہ بھی تھا کہ '' سینیٹ آف پاکستان '' مستعمل ہے ۔ ہر چند یہ بات آئی تھی کہ آئین میں '' سینیٹ آف پاکستان '' کے الفاظ ہیں ۔

"There will be a Senate of Pakistan."

ایک یہ خیال تھا اور ایک یہ تھا کہ اسے اردو میں لکھا جائے تو سینٹ پاکستان۔ '' ن '' کے نیچے زیر ہونی چاہیے ۔ بالاخر اسی بات پر اتفاق ہوا ، جہاں تک قاضی صاحب کی بات کا تعلق ہے کہ انگریزی کا لفظ ہے تو انگریزی میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں ، ریلوے سٹیشن سے لے کر سینیٹ تک ، جو اردو میں مستعمل ہیں اور لکھے جاتے ہیں اور ان کا تلفظ درست بھی ہوتا ہے ، میں نہیں سمجھتا کہ سینیٹ کے لفظ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ انگریزی زبان میں لکھا جائے جب کہ بہت سے دوست اب یہ پسند فرماتے ہیں کہ ایوان میں تقریر اردو میں کریں ۔ بہت عرصہ ہو گیا ، یہ بہت پرانا مسلہ ہے کہ انگریزی کا کیا مقام ہے اور اردو کا کیا مقام ہونا چاہیئے ۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا کہ ہمیں اردو کو کیا اہمیت دینی چاہیئے کمیٹی میں تمام دوستوں کا یہ بھی اتفاق رائے تھا کہ اردو میں لکھا جائے ، انگریزی کو یک سر رکھا ہی نہ جائے پہلے دو رائیں تھیں کہ انگریزی میں بھی لکھا جائے اور اردو میں بھی ۔ اجتماعی طور پر ممبران کی رائے یہ تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ بہت ہی مستحسن تھا کہ اردو میں لکھا جائے ۔ آہستہ آہستہ ، جوں جوں یہ لفظ مستعمل ہو گا ، وقت کے ساتھ ساتھ اسے اردو میں سینیٹ ہی پڑھا جائے گا ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ سپیشل کمیٹی کے ممبران نے کافی غور و فکر کے بعد یہ سفارشات اس ایوان کے سامنے پیش کی ہیں اور مجموعی طور پر ان کی تجویز پسندیدہ ہے لیکن جیسا کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے اور محترم سینیٹر سردار محمد اسلم خان صاحب نے فرمایا ، بہت سی چیزیں جو کہ ہماری قومی زندگی کا حصہ ہیں ، وہ اس میں شامل نہیں ۔ اگر کمیٹی نے یہ خیال رکھا ہے اور بڑا اچھا خیال ہے کہ چاروں صوبوں کے کریسٹ آ جائیں ، اس طرح چاروں صوبوں کی یک جہتی اور ان کی نمائندگی کا ایک تاثر ابھرتا ہے ۔ تو پھر قبائلی علاقوں کی آبادی صوبے سے کم و بیش کم نہیں ہے ۔ بلکہ ہمارے اس صوبے سے تو

کہیں زیادہ ہے تو اس کا کیوں خیال نہ رکھا جائے ؟ وہ بھی ہمارے ملک کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے نہایت ہی اہم حصہ ۔ اس لیے ان کی اس تجویز کی ہیں پر زور تائید کرتا ہوں ۔ جہاں تک مولانا صاحب کی تجویز ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب ! آپ کے ذہن میں ہو گا کہ چار بنیادی ایڈمنسٹریٹو یونٹ بھی ہیں ۔ اس لیے چار بنیادی ایڈمنسٹریٹو یونٹ رکھے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : وہ بھی ایڈمنسٹریٹو یونٹ ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ان کا ابھی تک نہ سمبل ہے ، نہ کریسٹ ہے ، نہ ہی فیڈرل ایریا کا کوئی کریسٹ وغیرہ ہے ۔ یہ بات بھی زیر بحث آئی تھی ۔

خواجہ محمد صفدر : کسی طرح ان کی شمولیت کی بھی ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوشش کی گئی تھی ۔ آپ کوئی تجویز دیں تاکہ ایوان کے ممبران اس پر سوچ سکیں ۔

خزاجہ محمد صفدر : میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کی '' ن '' کے بعد ایک اور '' ی '' بڑھانی چاہیئے میری موجودگی میں بات ہوئی تھی کہ انگریزی میں ہو یا اردو میں ۔ کمیٹی نے ٹھیک کیا ہے کہ اردو میں لکھا ہے ۔ جیسے محترم قاضی صاحب نے ارشاد فرمایا ہے سینیٹ ''(Scent)'' پڑھا جائے گا یا سینٹ ('' نٹ '') اور میرے خیال میں دونوں تلفظ درست نہیں ہیں ۔ '' سینیٹ '' لفظ ہے تو '' ن '' کے بعد (ی) آنی چاہیے ۔ '' سینیٹ '' یعنی س ۔ ی ۔ ن ۔ ی ۔ ٹ ، ہونی چاہیے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اعراب کے سلسلے میں تو مولانا صاحب ہی زیادہ بہتر بتا سکیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : انگریزی کے تلفظ کو آپ نے اردو کا جامہ پہنانا ہے اگر وہاں '' سینٹ ہے تو پھر ٹھیک ہے اگر وہاں '' سینیٹ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینیٹ میں '' ی '' نہیں آئے گی ۔ زیر سے بھی کوالیفائی ہو جاتا ہے ۔ اردو میں چونکہ الفاظ بغیر اعراب کے لکھے جاتے ہیں ، تو بغیر اعراب کے بھی وہ ویسے لکھے جائیں ۔ آنکھ عادی ہے کسی چیز کو دیکھ کر محسوس کر لیتی ہے ۔ اعراب اب ضروری نہیں ہیں ۔ جہاں تک ' ی ' اور ' ن ' والی بات ہے ، اس پر کمیٹی نے غور کیا تھا ۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ سینیٹ لفظ ہے ۔ ' ی ' تلفظ ہو جاتا ہے نیٹ میں تلفظ نہیں ہو گا ، 'نٹ' میں ہو گا ۔ تو وہ چونکہ تلفظ نہیں

[Mr. Deputy Chairman]

ہو گا ، اعراب نہیں لگائے گئے تھے - میرے خیال میں اس کو آپ کی تقریر کے ساتھ ہی ختم کرتے ہیں - سینیٹر افضل خان کھوسو -

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir I agree with all the points but there are just few conflicting points. One is with regard to the Senate. How you would spell it ? So, I think as you just mentioned that a line underneath would make a.........

Khawaja Mohammad Safdar : Underneath......

Mr. Afzal Khan Khoso : Under "ن" Sir...

We should refer to the Constitution, whether we can write "Pakistan Senate" over here in the Crest or "Senate of Pakistan", either in Urdu or in English. Sir, how is it mentioned in the Constitution. I think it should not be contrary to the Constitution.

Mr. Deputy Chairman : No. The Counstitution actually has not mentioned the word Pakistan and Senate together. The Constitution only says that there will be two Houses, one known as the National Assembly and the other known as the Senate, simply Senate.

Mr. Afzal Khan Khoso : Then there is no contradiction with regard to that, Sir.

Mr. Deputy Chairman : No. No prefix, no suffix.

Mr. Afzal Khan Khoso : No, Sir.

Mr. Deputy Chairman : But for the identification, naturally, we have to give the name of the country as well. Therefore, it is 'Pakistan Senate'.

Mr. Afzal Khan Khoso : So Sir, with regard to 'Pakistan Senate'. I would suggest just a line under "ن" would serve the purpose.

Mr. Deputy Chairman : No, no. Not necessary. You can read it without that.

Mr. Afzal Khan Khoso : And No, 2, about the tribal area being not represented here ; I would agree with your observation that there is no particular administrative unit there and they don't have their own crest. So we could not incorporate that crest which does not exist here. No. 3, about the '*Aya*' or the verse of the Holy Quran I feel that it is perfectly legitimate to have the verse of the Holy Quranr. We have it in the newspaper and in other periodicals, and they are also sent by post, and I don't think that should make any difference with regard to that.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Now, the Leader of the House.

سردار محمد اسلم : جناب والا ! میں نے گذارش کی تھی کہ اگر کسی ٹرائبل ایریا کا کریسٹ بنا ہوا ہو تو اس کو انکا رپورپٹ کرنا اور بات ہے ۔ لیکن ابتداء میں جب رپورٹ پیش کی گئی تھی تو کمیٹی کے رکن احمد وحید اختر نے فرمایا تھا کہ ہم نے بڑے غور و خوض اور سوچ بچار کے بعد چاروں صوبوں کے کریسٹ یک جہتی اور یگانت کے تصور کے لیے پیش کیے گئے ہیں ، اس لیے میں نے یہ تجویز کی تھی کہ ٹرائبل ایریا سے ممبرز قومی اسمبلی میں آتے ہیں ، سینیٹ ہیں آتے ہیں ، ان کی اپنی رپریزینٹیشن ہے ، اس لیے اگر کریسٹ بنا ہوا ہے تو ٹھیک ہے ، بڑی آسانی سے انکارپوریٹ ہو سکتا ہے ، اگر نہیں ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے ، اس حیثیت سے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب والا ! یس ، لیڈر آف دی ہاوس ، کیا آپ کچھ فرمائیں گے ؟

راؤ عبدالستار : جناب والا ! میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یس فرمائیں ۔

راؤ عبدالستار : جناب والا ! کمیٹی نے بڑے غور و خوض کے بعد اس کریسٹ کو ہاؤس میں پیش کیا تھا اس میں چاروں صوبوں کے ، جیسا کہ نمایاں ہے ، کریسٹ رکھے گئے ہیں ، اب مولانا شاہ احمد نورانی نے امنڈمنٹ تجویز کی ہے اور اس کے متعلق جناب احمد وحید اختر نے بڑی وضاحت سے بیان دیا ہے کہ ہمیں قران پاک کی آیات کا بڑا احترام ہے ، لیکن اگر ان کو اس میں رکھا گیا تو اس صورت میں ان کا تقدس قائم نہیں رہ سکے گا کیوں کہ یہ عام لفافوں اور پیڈوں پر چھپے گا اور یہ بھی ڈاک کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے گا تو ٹھیک نہیں رہے گا ۔ اس چیز کے مد نظر ہی ہم نے اسے کمیٹی میں منظور نہیں کیا تھا ۔

اس کے علاوہ سردار اسلم نے فرمایا ہے کہ اس میں ٹرائبل ایریا کا نشان بھی آنا چاہیے تھا اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ یہ قلعہ جو ہے ، یہ میرے خیال میں سرحد والوں نے ٹرائبل والوں کی نشان رہی کے لیے رکھا ہوا ہے ۔ مزید برآن خواجہ صفدر صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ یہ '' سینیٹ '' کا لفظ صحیح نہیں لکھا گیا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس پر غور و خوض کیا گیا تھا اور بہتر یہی پایا گیا تھا کہ '' پاکستان '' پہلے رکھا جائے ورنہ یہ '' سینیٹ آف پاکستان '' لکھنا پڑے گا ۔ اس لیے بہتر یہی طے پایا کہ اسے اردو زبان میں ، اپنی قومی زبان میں

[Rao Abdul Sattar]

لکھا جائے - اس لیے اب یہ " پاکستان سینیٹ " لکھا گیا ہے - ان ہی گذارشات کے ساتھ میں استدعا کروں گا کہ جس صورت میں " کریسٹ " ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے ، اسی صورت میں منظور کیا جائے کیوں کہ نیشنل اسمبلی بھی اپنا کریسٹ منظور کر چکی ہے -

سردار محمد اسلم : جناب والا ! - - - -

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں اب بہت گفتگو ہو چکی ہے -

سردار محمد اسلم : جناب ، ایکسپلینیشن ہے ، گفتگو نہیں ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ کریسٹ جیسے بنا ہوا ہے ، اس سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے ، ہم متفقہ طور پر اسے سپورٹ کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں لیکن میں ایکسپلینیشن چاہتا ہوں کہ راؤ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ " قلعہ " جو اس میں بنا ہو ہے وہ سرحد والوں نے ٹرائبل والوں کی نشاندہی کے لیے رکھا ہوا ہے - لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ٹرائیبل ایریا والوں کی نمائندگی نہیں کرتا ہے یہ " این ، ڈبلیو ، ایف ، پی " صوبہ کی نمائندگی کرتا ہے - - -

جناب ڈپٹی چیئرمین : قلعہ تو وہاں ہے ، آپ یہ بات تو نہیں کر سکتے ہیں -

سردار محمد اسلم : "قلعہ" خیبر میں بھی ہے اور "قلعہ پشاور کے اندر بھی ہے -

راؤ عبدالستار : ایسے تو " قلعے " پنجاب میں بھی ہیں -

سردار محمد اسلم : وہ قلعہ نہیں ، باب خیبر ہے ، خیبر جو ہے وہ راستے میں آتا ہے پشاور یونیورسٹی کے پاس ہے ، جہاں تک جناب احمد اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان وجوہات کی بنا پر ہم نے اس میں آیات نہیں لکھیں ہیں کہ ڈاک تقسیم ہوتی ہے تو ان کی بے حرمتی ہوتی ہے ، ویسے جس صورت میں کریسٹ ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور اس کو پاس کرتے ہیں لیکن ان کا یہ جواز میرے خیال میں درست نہیں ہے کیونکہ نیشنل اسمبلی کے کریسٹ میں بھی آیات لکھی گئی ہیں ، ان کی ڈاک بھی تقسیم ہوتی ہے ، ان کے پیڈز پر بھی یہ موجود ہے ، نعوذ باللہ یہ بات نہیں ہے کہ ان کو آیات کریمہ کا پاس نہ تھا ، ایسی کوئی بات نہیں ہے -

جناب احمد وحید اختر : جناب چیئرمین ! اب ایک بات میری ذات کے بارے میں کہی گئی ہے اس لیے میں اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی وضاحت کا موقع دیا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں آپ کو آج کافی اجازت دوں گا کیوں کہ کمیٹی کے صدر تو ہیں نہیں -

جناب احمد وحید اختر : جناب والا ! جب میں نے اس کریسٹ کے سلسلے میں اپنی گذارشات کی تھیں تو میں نے حتی المقدور کوشش کی تھی کہ دو ہاؤسز کے درمیان کسی صورت میں بھی موازنہ کی صورت پیدا نہ کروں - میں نے اپنی گذارشات کو صرف کریسٹ کی حد تک محدود رکھا تھا - میں نے کسی ادارے ، قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلیز کا حوالہ نہیں دیا تھا - میں نے اپنی نا چیز رائے بحثیت کمیٹی کے ممبر کے ، بحثیت ہاؤس کے رکن کے ، ایوان کے سامنے پیش کی تھی - اب ہاؤس اس سے اتفاق بھی کر سکتا ہے ، اس سے اختلاف بھی کر سکتا ہے - بہر حال اجتماعی جو رائے ہو گی ، وہ میرے لیے بھی قابل قبول ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یس ، لیڈر آف دی اپوزیشن ، کیا آپ کچھ فرمانا پسند فرمائیں گے ؟

جناب محمد ہاشم غلزئی (قائد حزب اختلاف) **:** نہیں جی ،

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب پوزیشن یہ ہے کہ ماسوائے نورانی صاحب کے جتنی بھی تجاویز آئی ہیں ، وہ سب فکری تھیں - لیکن ان کی تجویز کنکریٹ ہے اب نورانی صاحب اسے پریس کرتے ہیں تو میں اسے باقاعدہ امنڈمنٹ کی فارم میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جی ، میں اپنی تجویز کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ خیال کرتے ہوئے پیش کرتا ہوں کہ کیوں کہ چاروں صوبوں کی علامتیں اس میں موجود ہیں ، اس لیے اتحاد کا صحیح تصور قرآن پاک میں دیا ہوا ہے قران پاک میں ایمان اور اسلام کی بنیاد جو ہے ، میں سمجھتا ہوں ، وہ بھی اس میں ہونی چاہیئے - اس لیے میری تجویز یہ ہے کہ " چاند تارا " جو ہے اس کے ارد گرد " انما لمومنون اخوۃ " آنا چاہیئے اور اس کے نیچے انما لمومنون اخوۃ یہ آنا چاہیئے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یس ، لاء منسٹر ،

ملک محمد اختر (وزیر قانون و پارلیمانی امور) **:** اب یہی صورت ہوسکتی ہے کہ اس کو دوبارہ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے اور یہ کمیٹی ڈے آفٹر ٹو مارو اپنی رپورٹ پیش کرے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب آپ یہ ہاؤس کے سامنے موشن موو کریں تو میں اسے ہاؤس میں پٹ کروں ۔

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Sir, I beg to move :

> "That the motion relating to the Crest of the Senate be referred to the same Committee again."

جناب ڈپٹی چیئرمین : لاء منسٹر صاحب نے موشن موو کی ہے کہ جتنی بھی تجاویز آئی ہیں ان کو دوبارہ کمیٹی میں ریفر کر دیا جائے اور کمیٹی اپنی رپورٹ پرسوں پیش کرے ۔

Now, the motion moved is :

> "That the proposals as discussed by the Members here today, in the House, once again be referred to the same Committee for further consideration."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : The proposed Crest is once again referred to the Committee alongwith all the proposals discussed in the House. The Committee will submit the report day after tomorrow. Thank you.

Next is No. 4, Mr. Hafeezullah Cheema.

THE PAKISTAN RAILWAYS POLICE BILL, 1976

Mr. Hafeezullah Cheema (Minister for Railways) : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, this **Bill** seeks to provide for the Constitution and regulation of the Pakistan Railways Police. In fact, we are merging the existing Watch and Ward organisation with the Provincial Railways Police. The broad objectives of the Bill are to prevent the railway property from loss and the goods consigned to the railways, to protect against pilferage and theft of the railway property. In addition to that, to give all possible assistance to the travelling public on the railways, and to maintain the platforms free from loiterers and beggars and similar other allied matters.

Why we are doing this merger is that as far as the Watch & Ward staff is concerned, their morale had gone to the lowest ebb. The employees of the Watch & Ward staff at the lower levels were in National Pay Scale No. 1. In addition to that, they were also allowed the trade union activity which hindered the enforcement of the discipline over the railways. So far as the provincial police with the Railways were concerned their service was uncertain. They had a dubious incumbency in the Railways, therefore, they were also not taking proper interest in curbing the offences which were being committed in the Railways.

So far as the broad features of the Bill are concerned, the jurisdiction of the present force which we seek to constitute under the present Bill, will extend to the existing areas of responsibility of the provincial police with the railways and the Watch & Ward Staff, but subject to the condition that so far as the jurisdiction between two outer signals between two stations is concerned, that will still remain with the provincial police.

The Inspector-General of the new force shall be under the Chief Executive of the Railways in his day to day working. The status and ranks of the proposed force shall be the same as they enjoy today under the present rules. The budget allocation shall be met from the railways budget.

In our view, the reorganisation of the present system, through this law, shall help us in maintaining discipline and also to give the staff a better furture as well as to curb the offences and all other malpractices of the Railways. Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

May I know the names of other members who want to participate in the debate ?

(*Pause*)

Mr. Deputy Chairman : So the names are :

Senator Nargis Zaman Khan Kiani.

Senator Qazi Faizul Haque Khan.

Senator Abdul Latif Ansari.

Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! محترم وزیر ریلوے کی تقریر جو انہوں نے اس بل کو اس ایوان میں پیش کرتے ہوئے اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمائی ہے ، وہ میں نے نہایت توجہ اور انہماک سے سنی ہے - انہوں نے کم و بیش انہی باتوں کو دھرایا ہے جو اس بل کی سٹیٹمنٹ آف اوبجیکٹس اینڈ ریزنز میں دی ہوئی ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ آج انہوں نے اس بات کا اقرار فرمایا ہے کہ ریلوے انتظامیہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے سے قاصر رہی ہے - ان کے کہنے کے مطابق یہ حالات دن بدن خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں اور انہوں نے صوبائی پولیس کی کارکردگی سے بھی عدم اطمینان کا اظہار فرمایا ہے -

دوسری بات جو انہوں نے ارشاد فرمائی ہے ، وہ یہ ہے کہ واچ اینڈ وارڈ کا عملہ غالباً پاکستان میں قلیل ترین تنخواہ حاصل کر رہا تھا اور انہوں نے ایک اور دلچسپ بات کی ہے - وہ یہ ہے کہ واچ اینڈ وارڈ کے محکمہ میں ٹریڈ یونین ازم کے اثرات موجود ہیں اور وہ ملک کے مروجہ قوانین سے ، جو مزدوروں کی بہتری کے لیے وضع کیے گئے ہیں ، ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ، اس لئے اس فورس میں ڈسپلن کا فقدان ہے یہ سب باتیں خیال افروز بھی ہیں اور افسوسناک بھی ہیں - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ محترم وزیر ریلوے نے یہاں ایک بات کی نشاندہی کی ہے کہ ریلوے املاک اور وہ اشیاء جو لوگوں کی ریلوے کے ذمے ہوتی ہیں اور ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے دی جاتی ہیں ، ان کی خرد برد کی روک تھام کا انتظام نہیں ہو سکا اور مناسب سدباب نہیں ہوسکا ہے - تو کیا میں محترم وزیر ریلوے سے پوچھ سکتا ہوں کہ ریلوے نے اور کونسی بیماری کا سدباب کیا ہے ؟ میرے خیال میں تو ریلوے بیماریوں کا مجموعہ ہے - وہ جیسا کہ کہتے ہیں ''اونٹ رے اونٹ ! تیری کونسی کل سیدھی ہے'' - وہ کونسی خرابی ہے ، وہ کونسی برائی ہے ، وہ کونسی میلپریکٹس ہے ، وہ کونسی کرپشن ہے ، جو ریلوے میں موجود نہیں ہے اور اگر ایک حصے کو آپ اس بناء پر ختم کر رہے ہیں اور اس کی جگہ ایک نئی فورس لا رہے ہیں تو کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ ریلوے کی تمام کی تمام انتظامیہ کو توڑ دیا جائے ، جو اصل برائیوں کی جڑ ہے - اس طرف بھی محترم ریلوے وزیر توجہ فرمائیں کیونکہ اس وقت موضوع یہ نہیں ہے کہ ریلوے میں کیا کیا خرابیاں ہیں ، اس لیے میں نے اشارةً ان کا ذکر کیا ہے اور جو حصہ خراب ہے ، اس میں آپ نے ایک کوشش کی ہے ، جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوشش بیکار اور ناکارہ ہے - وہ بعد میں عرض کروں گا کہ کیسے ؟ آپ دوسرے حصوں کی اصلاح کی بھی کوشش کیجئے -

جناب چیئرمین ! اس بل سے ایک نتیجہ تو فوری طور پر برآمد ہو گا اور آرڈیننس کے بعد برآمد بھی ہو چکا ہو گا کہ ریلوے بجٹ جو پہلے ہی انتہائی خسارے کا

بجٹ ہے ، اس میں اخراجات کی زیادتی اور اضافے کی وجہ سے اس بجٹ میں مزید خسارہ ہو گا ، بجائے اس کے کہ محترم وزیر ریلوے اخراجات میں کمی کرتے اور آمدنی میں اضافہ کرتے اور اس طرح اضافہ نہ کرتے کہ ہر چوتھے دن باربرداری اور مسافروں کا کرایہ بڑھا دیں ، اس طریقے سے آمدنی میں اضافہ نہ کریں ، ایسے تو ایک معمولی تاجر بھی کر سکتا ہے ۔

Malik Mohammad Akhtar : On a point of order. I do not think the honourable Senator is relevant at all. Is he making a speech on the railway budget ? Mere reference that the expenditure would be met from the railway budget does not allow him to say whatever he likes. I am sorry to say we are losing some sanctity of this House. We are not abiding by the rules, and we are turning it to a debating society, and that is not possible for us. Is he relevant, Sir ? I would like to have your ruling.

Mr. Deputy Chairman : I will not say that he is irrelevant. I simply say Khawaja Sahib, that you can refer in a sentence about the other sections of the railways.

ملک محمد اختر : انہوں نے مذاق بنا رکھا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ از خود مجسمہ مذاق ہیں ۔ ہم نے تو مذاق نہیں بنایا ہوا ۔

Mr. Deputy Chairman : I will not allow such type of debates.

(*Interruption*)

Mr. Deputy Chairman : No please. Mr. Law Minister you can take your seat. I will not allow this type of debate.

خواجہ محمد صفدر : ہم نے کوئی بات نہیں کی ۔

Mr. Deputy Chairman : I said you are not irrelevant but little more elaborate. I think, this will not justify.

آپ ریلوے پولیس کا حوالہ دے سکتے ہیں ، ایک آدھ جملہ کہہ سکتے ہیں ۔

But you cannot make a speech on other aspects of the railways.

میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ رننگ کمنٹری جو ہو رہی ہے ، اس کا جواب مجھے دینا پڑے گا ۔ میں بھی انہی کی طرح کا ایوان کا ممبر ہوں ، میں بھی کسی سے کم نہیں ہوں ۔ خواہ کوئی بھی ہو ۔

(مداخلت)

Malik Mohammad Akhtar : I have got a privilege to claim that the rules may be followed. Rules are being flouted.

خواجہ محمد صفدر : آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ، رولڈ آؤٹ آف آرڈر ہو گیا ۔

Malik Mohammad Akhtar : They want to veto us and we are not prepared to be vetoed.

Mr. Deputy Chairman : No body can veto the Chair.

خواجہ محمد صفدر : آپ نے پوائنٹ آف آرڈر ویٹو کر لیا ہے ۔ میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتا ۔ میرے پاس کیا اختیار ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ تقریر فرمائیں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا ، جیسا کہ محترم وزیر ریلوے نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس فورس کے تیار کرنے سے ریلوے بجٹ پر بوجھ پڑے گا ، انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ جب ایک نئی فورس تیار ہو گی اور جب موجودہ پراونشل پولیس کی بجائے ریلوے کی اپنی پولیس ہو گی ، جب ریلوے کے اپنے مجسٹریٹ ہوں گے ، جب ریلوے کے اپنے پراسیکیوٹر ہوں گے ، تو ظاہر ہے کہ اس سارے عملے پر خرچ آئے گا اور جناب وزیر ریلوے نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ خرچہ ضروری ہو گیا ہے ۔ اس لئے کہ اس سیکٹر میں موجود خرابیاں ان اقدام کے بغیر دور نہیں ہو سکتیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ آپ خرچہ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں ، خدا را اپنی آمدنی بھی درست طور پر ، جائز طور پر بڑھانے کا کوئی انتظام کیجیئے ۔ میں نے بجٹ کو ڈسکس نہیں کیا تھا اور نہ کرنے کا ارادہ تھا ۔

جناب چیئرمین ! میں یہ گذارش کروں گا کہ جہاں تک میرا خیال ہے ، اگر بجائے اس کے کہ ہم ایک نئی فورس کھڑی کریں اور وہ بجٹ پر بوجھ بنے ، اگر محترم وزیر صاحب کو یہ احساس ہے کہ واچ اینڈ وارڈ کا عملہ پاکستان کے ملازمین میں سے سب سے کم تنخواہ پا رہا ہے ، تو ان کی تنخواہیں بڑھائی جا سکتی ہیں، اس سے ایک تو یہ فائدہ ہو گا کہ ان کی تسلی و تشفی ہو جائے گی اگر ان کو یہ گلہ اور شکایت ہے کہ وہ سب سے کم تنخواہ پانے والے ہیں اور اس مہنگائی کے دور میں یقیناً کم تنخواہ پانے والے کو یہ شکایت ہو گی ۔ دوسرے یہ کہ وہ خواہش اور وہ رغبت جو چوری کرنے کی ہے یا چوری میں مدد کرنے کی ہے ، وہ باقی نہیں رہے گی اگر ان کی تنخواہیں بہتر ہو جائیں ۔ اس وقت ، جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں ، واچ اینڈ وارڈ کی موجودہ خرابیوں کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی روز مرہ کی ضروریات ، ان کے روز مرہ کے اخراجات ان کی تنخواہ سے پورے نہیں ہوتے ، اس

لیے وہ چوروں کے یا تو ساتھی بن جاتے ہیں یا خود چور بن جاتے ہیں - لیکن اس کے باوجود بھی یہ ریاوے پولیس ضرور قائم کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریلوے کے لیے مجسٹریٹ ملازم رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ پبلک پراسیکیوٹر ملازم رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ کیا اس وقت ان کے عدالتی کاموں میں کہیں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے ؟ اس وقت ریلوے مجسٹریٹ صوبائی انتظامیہ مقرر کرتی ہے اگر یہ انتظام مناسب نہیں تھا ، تو صوبائی حکومتوں کو کہا جا سکتا تھا کہ اس میں یہ یہ اصلاح کر لی جائے اور جہاں تک پبلک پراسیکیوٹر کا تعلق ہے ، جناب چیئرمین ! آپ جانتے ہیں کہ پبلک پراسیکیوٹر کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے - ضلعی لیول پر بھی خاص مقدمات ہیں جن کی کہ ، پبلک پراسیکیوٹر یا وکیل سرکاری عدالتوں میں پیروی کرتے ہیں ورنہ عام طور پر پراسیکیوٹنگ برانچ کرتی ہے ، جس میں کہ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر یا زیادہ سے زیادہ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر ہوتے ہیں - وہ سبھی لاء گریجوئیٹ ہوتے ہیں ، وہ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے ہیں ، اس لیے پراسیکیوٹر سے یہ مراد ہے کہ وکیل سرکار یا پی پی جنہیں کہتے ہیں ، تو یہ تو مہنگا سودا ہے - آپ کے مقدمات انتہائی معمولی نوعیت کے ہوں گے - ریلوے کے مقدمات بالکل معمولی قسم کے ہوں گے - ٹھیک ہے ، آج کل ریلوے میں قتل کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں ، میں مانتا ہوں ، لیکن ابھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تعداد ایسی نہیں ہے اور خدا کرے کہ اتنی نہ ہو - میری تو دعا یہ ہے کہ یہ بھی کم ہو جائیں ، اس قسم کی سنگین وارداتیں ریلوے پر بالکل ہی ختم ہو جائیں - لیکن جو ہو رہی ہیں ، ان کے لیے جو عمومی طور پر ہر ضلع میں پبلک پراسیکیوٹر ہیں ، ان کی خدمات پہلے ہی ان کو حاصل ہیں - تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک اور کیڈر یہاں مقرر کیا جائے ؟ ریلوے کے بجٹ پر بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اور اسی طرح مجسٹریٹ صاحبان ہیں ، ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان نئے بھرتی کئے جائیں گے اور ان کی سروسوں کے متعلق جو تنازعات بعد میں ابھریں گے ، وہ بھی اسی وقت پیش نظر رکھنا ہوں گے -

جناب والا ! مجھے اس بل سے ایک بنیادی اختلاف ان حدود سے بھی ہے جہاں ریلوے پولیس اپنے اختیارات استعمال کرے گی ، وہ وقتاً فوقتاً وفاقی حکومت مقرر کرے گی - ابھی محترم وزیر ریلوے نے ارشاد فرمایا ہے کہ آؤٹر سگنل سے انر سگنل تک - میں دراصل ان کی بات پوری طرح سمجھ نہیں سکا صوبائی ریلوے کے اختیار میں ان کی حدود ہوں گی - میں نے جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب ! اس سلسلے میں ہندوستان کی ریلوے پولیس سے متعلقہ قانون کا بھی مطالعہ کیا ہے - وہاں کی مرکزی حکومت نے کوئی ایسا اختیار اپنے پاس نہیں رکھا ہوا - سیدھی بات انہوں نے کہہ دی ہے کہ تمام ریلوے لائینیں ، رولنگ سٹاک اور تمام ریلوے کی اپنی

[Khawaja Mohammad Safdar]

اسلاک اور وہ اسلاک یا سامان جو لوگ ریلوے کے پاس ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے رکھیں یا دیں تو ان سب پر اس کا اطلاق ہو گا - ان تمام ریلوے لائینز پر اس کا اطلاق ہے - آؤٹر سگنل اور انر سگنل کی اس میں کوئی تمیز نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس دو عملی سے یقیناً خرابیاں پیدا ہوں گی - اس دو عملی کو جانے دیجیئے ، اگر آپ ایک محکمہ بنا رہے ہیں ، ریلوے پولیس بنا رہے ہیں تو یہ آؤٹر سگنل اور انر سگنل کے فرق کو کون سمجھے گا ؟ ٹیکنیکل لوگ تو سمجھ جائیں گے ، عام آدمی نہیں سمجھے گا -

اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بیکار ہے - اور جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے ، قانون واضح ہونا چاہیئے - واضح طور پر ہمیں یہ قانون میں لکھنا چاہیئے کہ اس پولیس کے فرائض کیا ہوں گے اور یہ کن ٹیریٹوریل حدود میں ان فرائض کو ادا کرے گی؟ میری رائے میں اگر اس کی سیدھی سادھی تعریف اس طرح کی جائے کہ تمام ریلوے اسلاک جہاں جہاں بھی ہوں گی، اس میں ٹریک بھی آگیا، اس میں ریلوے اسٹیشن بھی آگیا، اس میں رولنگ سٹاک بھی آگیا، ہر چیز اس میں آجاتی ہے، اور ٹریک کے گرد و نواح جتنی زمین ریلوے کی ملکیت ہے ، وہاں اگر جرم ہوتا ہے ، کسی جگہ ہو خواہ آؤٹر سگنل کے اندر ہو ، خواہ انر سگنل کے اندر ہو ، یا کہیں دور دراز ہو ، تو ریلوے پولیس اس کی تفتیش کرے گی اور اس کی چھان بین کرے گی - بجائے اس کے کہ ہم ان بھول بھلیوں میں پڑتے رہیں ، وہ بہت زیادہ آسان ہے -

اس کے علاوہ جناب چیئرمین ! میں یہ بھی محترم وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک جہاں تک مجھے علم ہے اے آئی جی پولیس ، پراونشل پولیس ، جس کا تعلق ریلوے کے ساتھ ہے اور جیسے آج کل ریلوے پولیس کہا جاتا ہے ، اس کے انچارج ہوتے ہیں ، ایڈمنسٹریشن اُن کے پاس ہوتی ہے ، مگر ان کی فورس کوئی بہت بڑی فورس نہیں ہے ، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وجہ نہیں کہ انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدے کا ایک آفیسر اس فورس کی ایڈمنسٹریشن کے لیے مقرر کیا جائے - اخراجات کم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اخراجات میں خواہ مخواہ اضافہ نہیں ہونا چاہیے - یا تو ان کے پاس سرمایہ بہت ہو - وہ اور بات ہے ، لیکن سرمایہ تو ہے نہیں - ایک اشد ضرورت کو ان کے کہنے کے مطابق میرے کہنے کے مطابق نہیں ، پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس اشد ضرورت کے لیے کم از کم اخراجات کرنا قابل فہم ہیں ، وہ تو سمجھ میں آ سکتے ہیں ، لیکن اتنے بڑے بڑے افسروں کو ایک چھوٹی سی فورس کے لیے کیونکہ ان کی ٹیریٹوریل لمٹس لمبی تو ضرور ہوں گی لیکن ان کا رقبہ اتنا نہیں ہو گا کہ اس کے لیے

بہت بڑی فورس کی ضرورت ہو - اس لیے میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے بڑے افسران کو ملازم نہیں رکھنا چاہیئے - ورنہ ان کا مشاہرہ بھی اتنا ہی بڑا ہو گا - اتنا ہی بوجھ ان کے بجٹ پر زیادہ پڑے گا -

ایک اور بنیادی بات جس کی طرف میں محترم وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ، وہ یہ ہے کہ انہوں نے اس بل میں جہاں ریلوے پولیس افسروں کو یہ اختیار بخشا ہے کہ وہ کسی شخص کی کسی چیز کو اپنے قبضے میں لے لیں ، اس شک کی بناء پر کہ وہ چوری شدہ ہے ، سرقہ شدہ ہے ، وہاں پر انہوں نے عام کنسٹیبلوں کو بھی جو اس فورس میں ہوں گے جن کو ادر ممبرز کہا گیا ہے، اس قانون کی زبان میں ان کو بھی یہ اختیار بخشا ہے ، ان کنسٹیبلوں کو وہ تمام اختیارات دے گئے ہیں جو کہ کریمنل پروسیجر کوڈ میں صوبائی پولیس کو حاصل ہیں - جناب چیئرمین ! اگر یہ الفاظ نہ لکھتے تو مجھے ان اختیارات کے اس فورس کو تفویض کرنے پر کوئی گلہ نہ ہوتا -

محترم وزیر صاحب وکیل ہیں اور وزیر بننے سے پہلے وکالت کیا کرتے تھے - انہیں اللہ کے فضل سے معلوم ہے کہ کسی کنسٹیبل کو تلاشی لینے کی یا کسی شخص کو گرفتار کرنے کی یا کسی مال کو روک لینے کا اختیار کریمنل پروسیجر کوڈ کے تحت نہیں ہے ، متعلقہ چیپٹر وہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں - غالباً یہ سلسلہ سیکشن ۴۵ سے لے کر ۶۰ ، ۶۱ تک چلتا ہے - اس میں آفیسروں کو اختیار ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کر لیں ، میرے قبضے میں اگر کوئی چیز ہے اور انہیں شک ہے کہ یہ مسروقہ ہے ، اس کو اپنے قبضے میں لے لیں یا مجھے منع کر دیں کہ تم اس کو استعمال نہیں کر سکتے تا آنکہ میں کسی عدالت سے اس کے متعلق کوئی حکم حاصل نہ کر لوں - لیکن کنسٹیبلوں کو یہ اختیار دینا جو کہ صوبائی پولیس کو بھی حاصل نہیں ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک میں بسنے والوں کے ساتھ حد درجہ زیادتی ہے کہ وہ کنسٹیبلوں ، جیسا کہ انہوں نے بھی ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو واچ اینڈ وارڈ میں ہوں گے ، وہی ریلوے پولیس میں منتقل ہو جائیں گے اور یہ جو اختیارات ہیں ، از خود ان کو مل جائیں گے - ان کے متعلق ابھی محترم وزیر صاحب نے ایک قصیدہ کہا تھا اور اس قصیدے کے پیش نظر وہ لوگ راہ گذرتے مسافروں کو پکڑ کر بٹھا لیں گے ، ان سے ان کے بکس چھین لیں گے - گٹھڑیاں چھین لیں گے ، یہ نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا ؟ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے خطرناک اختیارات ہیں ، جو کہ پولیس کنسٹیبلوں کو دیے جا رہے ہیں ، افسروں کی حد تک ، اور لفظ افسر کو بھی ڈیفائن نہیں کیا ، لطف کی بات ہے - اس قانون پر مجھے رونا آتا ہے - جب میں نے یہ مسودہ قانون پڑھا اور اس کے ساتھ میں نے ہندوستان کے بھی متعلقہ قانون کا موازنہ کیا تو مجھے رونا

[Khawaja Mohammad Safdar]

آ گیا کہ یہاں کوئی اپنا مائینڈ اپلائی ہی نہیں کرتا ، کوئی وقت صرف ہی نہیں کرتا - بہت مصروف لوگ ہیں یہاں کہ وہ معلوم کر سکیں ۱۹۵۷ء سے ایک اچھا بھلا قانون چل رہا ہے ، آج بیس سال ہو گئے ہیں ، چلیے اس کی نقل ہی کر لیتے لیکن ان میں اتنی عقل بھی نہیں کہ اس کی نقل کر لیتے کیونکہ ''نقل را عقل باید'' اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ فلاں فلاں تو افسر ہوں گے اور باقی جو ہیں ادر رینکس یا سپاہی ہوں گے یا سپاہی کے اوپر کا درجہ - رک شک در اصل سپاہی کو کہتے ہیں ، اور پھر رک شک کے اوپر یہاں کوئی ڈیفائن نہیں کیا کہ کون افسر ہو گا ؟ کون افسر نہیں ہو گا ؟ جہاں تک پولیس ایکٹ کا تعلق ہے جو کہ اس کے بعد اپلائی نہیں کرے گا ، ڈی - ایس - پی ، ایس - پی ، تو افسر ہوتے ہیں - اور انسپکٹر ، سب انسپکٹر اور اے ایس آئی ، وہ نان افسر ہوتے ہیں اور اس کے نیچے کنسٹیبل وغیرہ ہوتے ہیں - وہ دونوں کیٹیگریوں میں نہیں گنے جاتے - اب انہوں نے دو کیٹیگریاں بنائی ہیں - ان میں کون افسر ہوگا اور کون افسر نہیں ہو گا اور ادر ممبرز کون ہوں گے اور ادر ممبرز کو کیا اختیارات دئے جائیں گے کچھ معلوم نہیں تو خدا را آپ یہ تو سوچ لیں کہ کسی وقت ان پر بھی اس قانون کا اطلاق ہو سکتا ہے ، یہ بھی اس ملک کے شہری ہیں - آج وزیر ہیں ، کل نہیں ہیں تو ہو سکتا ہے پرسوں آ بھی جائیں ، یہ وزارت تو آنی جانی شے ہے - تو اس لیے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ایک نہایت ہی خطرناک حصہ ہے ، اس قانون کا اور جو اختیارات آپ ہمارے ان بھائیوں کو دے رہے ہیں - جن کی مدح میں آپ نے ابھی قصیدہ کہا ہے ، وہ اس قانون کو بے محابہ غلط استعمال کریں گے اور بلا روک ٹوک کریں گے - اور جس طرح آج ریلوے ایڈمنسٹریشن ان برائیوں کو روکنے میں نا کام ہے - اسی طرح کل بھی اس قانون کے بننے کے بعد بھی نا کام ہو گی - آپ ذرا توجہ فرمائیں اور اس قانون میں جو متعلقہ ضروری ترامیم ہیں ، ان برائیوں کو رفع کرنے کی ، وہ سہربانی کر کے قبول کر لیں -

جناب چیئرمین ! ان گذارشات کے ساتھ میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ محترم وزیر صاحب میری ان گذارشات پر توجہ دیں گے اور میں نے جن نقائص کی نشان دہی کی ہے - اسے رفع کرنے کی کوشش کریں گے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیانی صاحب -

جناب نرگس زمان خان کیانی : جناب چیئرمین ! جہاں تک موجودہ بل کا تعلق ہے ، جیسا کہ ریلوے وزیر نے فرمایا ہے کہ واچ اینڈ وارڈ فورس کو ریلوے

پولیس میں مدغم کر دیا گیا ہے تاکہ یہ صحیح طور پر خدمت کر سکیں - انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ واچ اینڈ وارڈ کا وقار گر چکا تھا ، اس لحاظ سے ، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو ریلوے پولیس میں مدغم کیا گیا ہے - جہاں تک ان کی ڈیوٹی کا تعلق ہے تو ریلوے پولیس سے ان کی ڈیوٹی سخت ہے اور سخت تھی - لیکن ان کو ڈیوٹی کے لحاظ سے معاوضہ نہیں ملتا تھا اور ان کی نسبت ریلوے پولیس کی ڈیوٹی آسان ہے اور ان کو اس کا معاوضہ معقول ملتا ہے ، آج کل کا تو پتہ نہیں ، لیکن پہلے ریلوے پولیس کا ایک ڈبہ ہر گاڑی کے ساتھ ہوتا تھا ان کی فورس ایک اور چار پر مشتمل ہوتی ہے - باقی پورے ڈبے میں یہ مسافر بٹھا لیتے ہیں اور ان سے پیسے خود لیتے ہیں - جناب چیئرمین ! واچ اینڈ وارڈ کو اب معقول معاوضہ ملے گا اور اس سے پہلے واچ اینڈ وارڈ کو معمولی سٹیشن پر تعینات کیا جاتا تھا - اور ان سے سخت محنت کی ڈیوٹی لی جاتی تھی - اب میرے خیال میں یہ نہایت اچھا بل ہے اس لئے کہ انہیں بھی انسانی حقوق دئے جا رہے ہیں اور انہیں ریلوے پولیس میں شامل کیا گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اب اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر انجام دیں گے - اور میں وزیر ریلوے سے گذارش کروں گا کہ اب ان کا اخلاق بھی ٹھیک ہونا چاہیئے اور اب بھی ریلوے پولیس پر سختی سے نظر رکھیں تاکہ وہ ٹھیک طور پر کام کر سکیں آخر میں میں اس بل کی حمایت کرتا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی فیض الحق صاحب -

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! جیسا کہ وزیر ریلوے نے فرمایا ہے کہ یہ بل ریلوے پولیس ، فورس قائم کرنے کے لئے وضع کیا جا رہا ہے بہت غور و خوض کے بعد ماضی کی غلطیوں اور بدعنوانیوں کو روکنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی کہ وہ اس ضمن میں رپورٹ پیش کرے - چنانچہ اس نے بڑے غور و خوض کے بعد اپنی سفارشات پیش کیں - اسی کے مدنظر یہ بل لایا جا رہا ہے - اور حزب اختلاف کے یہ خدشات بیجا ہیں کہ اس سے عوام کو اور زیادہ تکالیف ہوں گی - انہوں نے ۱۹۵۷ء کے بل کا حوالہ دیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ۲۰ سال پرانا قانون ناکارہ ہو چکا تھا ، اس پر کیسے عمل کیا جاتا رہا یہ کریڈٹ عوامی حکومت کو جانا چاہیئے کہ جس نے زندگی کے مختلف شعبوں میں اصلاحات کیں اور برائیوں کو دور کرنے کے لیے مختلف اقدامات کئے ، تاکہ عوام کو تکلیف نہ ہو - واچ اینڈ وارڈ اور پنجاب پولیس کے درمیان ہمیشہ چپقلش چلتی تھی اور یہ محسوس کیا جاتا تھا کہ ایک ادارہ ہو جس سے ان برائیوں کا سدباب ہو سکے - جہاں تک اس بل کے لانے کا تعلق ہے ان کا یہ کہنا کہ اس سے زیادہ برائیاں ہو جائیں گی ، یہ ان کے غلط خدشات ہیں کیونکہ یہ تو برائیوں کی اصلاح کی طرف ایک قدم ہے جو عوامی حکومت نے اٹھایا ہے یہ بل لا کر ماضی کی تمام برائیوں کا سدباب

[Qazi Faiz-ul-Haq]

کیا جا رہا ہے مثل مشہور ہے کہ ''اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی'' - اگر ایک کل بھی سیدھی ہوتی تو اس سے یہ اُمید ہو جاتی ہے کہ اس کی باقی کلیں بھی سیدھی ہو جائیں گی - ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی پر زور حمایت کرتا ہوں ، شکریہ -

مسٹر ڈپٹی چیئرمین : عبداللطیف انصاری -

جناب عبداللطیف انصاری : جناب چیئرمین ! وزیر ریلوے نے اس بل پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے - اور خواجہ صاحب نے جن امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ، انہیں سن کر بڑا افسوس ہوا ہے - خواجہ صاحب بڑے اچھے پارلیمنٹرین ہیں - انہوں نے اس بل پر اعتراضات اٹھائے ہیں ، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں - یہ بل جس میں وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ اس میں خاص طور پر کمزوریاں تھیں ان کو بیان کیا ، یہ بھی عوامی حکومت کا ایک پہلو ہے کہ اس نے کبھی حقائق کو نہیں چھپایا اور حقائق کو عوام کے سامنے پیش کیا ہے ، اگر ہمارے معاشرے میں ایک برائی ہے جو ایسا ناسور ہے جس کو ختم کرنا اچھی بات ہے اور یہ اچھا قدم ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل ایک اچھا قدم ہے - اور برائیوں کے خاتمے کے لئے نہایت اچھا قدم ہے - اور معاشرے کو بہتر کرنے کے لئے اپنی قوم کو صحیح طور پر فائدہ پہنچانے کے لیے یہ اچھا قدم ہے - یہ حقیقت ہے کہ ریلوے پولیس صوبے سے تعلق رکھتی ہے - اور یقیناً محکمہ پولیس کے اپنے انٹرسٹ ہوتے ہیں - ریلوے پولیس میں پولیس کے ملازمین جانا پسند نہیں کرتے ہیں - اور ریگولر پولیس میں جانا زیادہ پسند کرتے ہیں ، اور اسی لئے یہ بل لایا گیا ہے تاکہ یہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوامی حکومت کا اچھائی کی طرف ایک اور قدم ہے - ہر شہری کو ، چاہے وہ حزب اختلاف سے ہو یا حزب اقتدار سے ہو ، حقائق کو تسلیم کرنا چاہیے - اور اچھے بل کی حمایت کرنی چاہیے - اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دوستوں کو اس کی حمایت کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ ملک اور قوم کے مفاد میں ہے میں اس بل کی حمائیت کرتا ہوں - شکریہ !

مسٹر ڈپٹی چیئرمین : مس آصفہ فاروقی -

مس آصفہ فاروقی : جناب چیئرمین ! پاکستان ریلویز کا محکمہ محکمہ دفاع کے بعد افرادی قوت کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا محکمہ ہے - پاکستان ریلوے پولیس کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے - اور اب ریلوے پولیس جو وفاقی حکومت کا

محکمہ ہو گا - اس سے جو پولیس گاڑیوں کے ساتھ جاتی تھی جہاں اس کے صوبے کی حدود ختم ہو جاتی تھی تو وہ پولیس اسی جگہ پر رک جاتی تھی -

اس کے علاوہ بھی چند اور نقائص تھے جن کی وجہ سے ہماری حکومت کو پاکستان ریلویز پولیس بنانی پڑی - واچ اینڈ وارڈ کا عملہ اور پراونشل ریلوے پولیس کو ملا کر پاکستان ریلویز پولیس بنانا ، ان نقائص کو دور کرنے کی طرف ایک قدم ہے جن کے بارے میں ہمارے وزیر ریلوے صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا - مثلاً ریلوے کے پاس جو لوگوں کی امانتیں ہوتی ہیں اب ان میں خرد برد نہ ہو گی ، خیانت نہ ہو گی ، مسافر زیادہ سفر کریں گے - کیونکہ ہمارے ملک میں ٹرانسپورٹ کا سب سے بڑا ذریعہ ریلوے ہے - تقریباً لاکھوں کی تعداد میں روزانہ لوگ سفر کرتے ہیں - کروڑوں روپوں کا سامان ریلوے کے ذریعے ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک جاتا ہے - ریلوے واحد محکمہ ہے کہ زمانہ امن ہو یا جنگ ، ریلوے ملازمین اپنی ڈیوٹی پر بدستور حاضر رہتے ہیں - واچ اینڈ وارڈ کی خدمات سے لوگ چنداں مطمئن نہ تھے ، اس لئے ہماری حکومت کو یہ قدم اٹھانا پڑا ہے - بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں کے قریب زمینوں پر لوگوں نے نا جائز قبضہ کر لیا تھا - سینکڑوں ایکڑ رقبے پر ، ہماری حکومت کی یعنی ریلوے کی زمین پر لوگ نا جائز قابض ہو گئے تھے - میں امید کرتی ہوں کہ ریلوے پولیس کے بن جانے سے ہماری حکومت اور محکمہ ریلوے اپنی اس زمین کو واپس لے سکے گا - اس طرح ریل میں سفر کرنے والی خواتین اپنا سفر محفوظ نہیں سمجھتی تھیں اور چند ایک ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں - ریلوے پولیس کے قیام کے بعد خواتین اب اپنا سفر آرام دہ اور محفوظ سمجھیں گی - اس طرح اور خرابیاں مثلاً لوگوں کا سامان ، جان و مال کی صحیح حفاظت اور نگہداشت نہیں ہو سکتی تھی - اب ریلوے پولیس کے قیام سے لوگوں کے یہ مطالبات پورے ہوں گے - میں امید کرتی ہوں اب ریلوے زیادہ ترقی کی جانب بڑھے گی - ان الفاظ کے ساتھ اس بل کی حمایت کرتے ہوئے میں اپنی گذارشات ختم کرتی ہوں - شکریہ -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینیٹر مولانا شاہ احمد نورانی !

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ریلوے پولیس ایکٹ جو اس وقت زیر بحث ہے ، اس کا مقصد یہ ہے کہ واچ اینڈ وارڈ کا عملہ اور صوبائی پولیس ، جو ان کے پاس موجود ہے ، ان کو ایک دوسرے میں ضم کر کے ریلوے پولیس کے نام سے ایک نئی فورس تشکیل دی جائے - جناب چیئرمین ! اس وقت صورت حال یہ ہے کہ کراچی سے لے کر خیبر تک ، اور کوئٹہ بلکہ چمن سے لے کر واہگہ تک اندازاً پندرہ سو کے قریب ریلوے سٹیشن ہیں - زیادہ ہوں ، یا تھوڑے ہوں اور لاکھوں

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

ایکڑ کے قریب اراضی ریلوے کی ملکیت ہے - اس سے قبل ان تمام انتظامات کو واچ اینڈ وارڈ کا عملہ انجام دیتا تھا اور جہاں پولیس مسائل سے متعلقہ ہوتے تھے ، پولیس کا عملہ اس کو انجام دیتا تھا اور وہ صوبائی ہوتی تھی جس علاقے سے ریل گذرتی تھی ، وہاں کی صوبائی حکومت کی جانب سے ریلوے کا عملہ مقرر ہوتا تھا ، جو اس کی نگرانی کرتا تھا - اب ظاہر ہے کہ ریلوے کا ایک الگ محکمہ قائم ہونے سے ریلوے کے اخراجات بڑھیں گے - اور ظاہر ہے کہ جب اخراجات بڑھیں گے تو محترم وزیر صاحب کے سامنے اس کے بعد دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں - یا تو ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کرائے بڑھائیں گے ، یا پھر یہ کہ ریلوے کو خسارے میں چلایا جائے - ظاہر ہے وہ آپ نہیں کریں گے - اس لئے صوبوں سے جو پولیس لی جاتی تھی ، میں سمجھتا ہوں کہ اسی کو بر قرار رکھا جا سکتا تھا اور زیادہ موثر اختیارات دے کر جرائم کا سدباب کیا جا سکتا تھا بجائے اس کے کہ علیحدہ ریلوے پولیس وجود میں آئے - لیکن بہر حال ، اب تو وجود میں آ رہی ہے - صوبوں سے پولیس لی جاتی تھی تو صوبوں کو بھی ایک ذمہ داری ہوتی تھی اور اصل میں ، ایک اعتبار سے یہ صوبوں کے اختیارات میں ایک بے جا مداخلت ہے - دو عملی ہے اور ایک متوازی حکومت ہے ریلوے کی علیحدہ حکومت صوبوں کے اندر- اخراجات کی حد تک بھی بات قابل برداشت ہوتی لیکن بات اخراجات سے بڑھ کر اختیارات پر چلی گئی ہے - ریلوے پولیس کے مجسٹریٹ ، یہ پورا عملہ متعین کیا جائے گا - - - - -

Mr. Hafeezullah Cheema : Point of order. Sir, I think the honourable Senator should not repeat the same thing which has already been said by the other honourable Senators. It has some other points, he can say. He is repeating exactly the same words which have already been said.

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو رولز کی بات ہے - جو بات کسی نے کہی ہے ، اس کو ریپیٹ نہ فرمائیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کسی اور صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ صوبوں کے اختیارات میں مداخلت ہے اور پورے ملک میں پندرہ سو سٹیشن ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو خواجہ صاحب کا آرگو منٹ تھا - الفاظ مختلف تھے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : پھر میں نے نہیں سنا - خواجہ صاحب نے سٹیشن وغیرہ کا ذکر نہیں کیا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سٹیشن کی بات نہیں کی ۔ صوبوں کی عمل داری اور اس کے ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میرا تو دوسرا پوائنٹ تھا - ۱۵ سو کے قریب ریلوے سٹیشن اور ان کے لیے حفاظتی عملہ ۔ میرے آرگومنٹس الگ ہیں ۔ بہر حال ریلوے وزیر صاحب فرما رہے ہیں تو میں دوسری طرف چلتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ریلوے وزیر صاحب بہت اچھے آدمی ہیں ، بہت کم اعتراض کرتے ہیں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اچھے آدمی ہیں ۔ لیکن پولیس کا لیبل اپنے ساتھ لگا رہے ہیں جو کہ ایک اچھا آدمی گوارا نہیں کرتا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پولیس کا لیبل نہیں ، زیور پہن رہے ہیں ۔

جناب حفیظ اللہ چیمہ : جس قسم کے آدمیوں کے ساتھ واسطہ ہو ، ویسا ہی کام کرنا پڑتا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جی ہاں ! تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ اب متوازی عدالتیں قائم کریں گے ۔ پیرالل کورٹس ہوں گی ۔ مجسٹریٹ مقرر کریں گے ۔ اسی کے ساتھ ساتھ اس بل میں ایک بات یہ ہے کہ جتنے وسیع اختیارات پولیس کو دیے گئے ہیں وہاں اسی کے ساتھ ساتھ پولیس کی کسٹڈی میں اگر کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کے متعلق شکایت اس کے ورثاء براہ راست نہیں کر سکتے ، یہ ریلوے کا محکمہ ہی کرے گا ۔ کورٹ کاگنائزنس نہیں لے سکتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی دفعہ ہے ، جس میں ایک شخص جو متاثر ہوا ہے ، جس کو نقصان پہنچا ہے ، اُسے ہر حال میں محکمے سے ہی رجوع کرنا ہو گا ۔ یہ بھی محکمے کی مرضی ہے ، جو وہ اقدام اس سلسلے میں کرے ، یا نہ کرے اس سے اب کرپشن بہت پھیلے گی ۔ اس حد تک پھیلے گی کہ ریلوے کا یہ عملہ جو نیا مقرر کیا جائے گا ، پولیس فورس ، یہ اتنے اختیارات سے مسلح ہو گی کہ یہ سٹیٹ وون سٹیٹ کی حیثیت سے کام کرے گی اور اپنے اختیارات کو نا جائز استعمال کرے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ریلوے پولیس کو بے پناہ وسیع اختیارات دیے گئے ہیں اور ان میں کسی قسم کا احتساب نہیں رکھا گیا ہے ۔ اس سے اخراجات میں اضافہ ہو گا اور اس کا اثر آگے چل کر پورے مسافروں کو برداشت کرنا پڑے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بل کی مختلف دفعات کو اچھے طریقے سے تبدیل کیا جائے ، جس سے کہ عام آدمی متاثر نہ ہوں ۔

پولیس کے اختیارات جو ہیں ، وہ انہیں کم از کم رکھنے چاہیں ۔ جناب والا !

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

میں عرض کرتا ہوں کہ پولیس کے افسران اپنے اختیارات کو بے جا استعمال کرتے ہیں اگر اوپر سے کوئی اشارہ مل جائے تو اور بات ہے ، لیکن پھر بھی اگر ان کے پاس اختیارات ہوں تو بل قبول ہیں ، مگر عام کنسٹیبل کو اختیارات سے مسلح کیا جا رہا ہے، اس سے ریلوے کی پراپرٹیز محفوظ نہیں رہیں گی اور نہ سفر کرنے والے مسافروں کی جان و مال محفوظ رہے گی انہیں گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Chairman : Yes, the Railways Minister.

Mr. Hafeezullah Cheema : Mr. Chairman Sir, I thought perhaps we will listen solemn words of wisdom but the speeches of the honourable Members from the Opposition are just a bundle of contradiction. Especially one of the honurable Members was more concerned about India then being ooncerned about Pakistan. In his arguments it looked like that perhaps he is living more close to the border of India, that is why, otherwise there was nothing relevant to be argued about in this Bill, because we have our own conditions in Pakistan. We are guided by our own constitution and the law. So, Sir, they tried to blow hot and cold in the same breath, creating further confusion by their arguments. In the one breath they said that it will not be a large force. It will be a small force. And in the other breath they said, a great burden is going to be put on the railway budget. Now, Mr. Chairman Sir, I would like to dispel it that the second one argument is incorrect. In the first instance, this is not going to be a new force at all. This is the merger of the existing Watch and Ward personnel and the Provincial Railway Police, and the Railway is already paying them the salaries etc. In the second instance, even if a little more is to be paid out of the railway budget for the protection of the railway property, for the protection of the travelling public, for the protection of the goods consigned to the railways, the present government thinks it his duty to fulfil this responsibility. We would love to spend a little bit more if these objectives can be achieved through the introduction of this force.

Now Sir, another point was raised that why separate magistrates and why separate public prosecutors. Some of the magistrates are already working with the railways from the provincial governments, and we are paying them the money. Their remunerations are being paid by the railways.

Khawaja Mohammad Safdar : They are not appointed by the railways.

Mr. Hafeezullah Cheema : But even in this case we are not going to make appointments. We are still going to borrow a few magistrates on deputation from the provincial governments. So, where is the difference. And, now the public prosecutors ; somebody has to plead the case of the State in the Court and the public prosecutor may be the PSI. He too is a public prosecutor under the Court of Criminal Procedure. There is no other denomination used in that law. So, this is the point. There is nothing abnormal. There is nothing irrational in it. We are absolutely according to the normal procedures of the law.

Now, Sir, a word was mentioned, although it was not relevant ; that serious crimes in the railways, and this and that. But, that is why we are doing this reorganisation of the concerned authorities, and I may say it that since this reorganisation was done in the last four months, there has been considerable improvement in the railways. The new Pakistan Railways Police has succeeded in unearthing gangs. We have succeeded in reducing the number of crimes in the railways, in the moving trains, etc. So, to say that this effort is not going to be productive, is baseless.

Now, Sir, a word was mentioned about the duality of jurisdiction, and then it was confused with the principle of provincial autonomy also. I would like to make it clear that there is no cause, there is no confusion which can create the duality in this case nor is it an infringement upon the principle of provincial autonomy. This is strictly in accordance with the articles of the Constitution. We have avoided to the maximum possible extent that the provincial autonomy is not encroached upon. That there is no corrosion about the powers of the provinces because under the constitution, we know that the maintenance of general law and order is a provincial subject. But there are certain areas, again mentioned in the constitution, which give powers to the Federal Government to interfere upto that extent, but while doing that we have taken all the precautions that unnecessary interference is not done. That is why I used, in the beginning, the words, while explaining the jurisdiction of the Pakistan Railways Police, that so far as 7,000 miles long track in the country is concerned, that shall remain the responsibility of the provincial government to look after that. Nor this new force can do that. It is not in a position to look after each and every sleeper, each and every rail and each and every blast. It will not be within the competence of this force. So, again to compromise with the principles of provincial autonomy, taking the least powers from the provinces and to bring more discipline, and to curb the malpractices, we have done that.

Now, Sir, a lot was said about that, that the lowest staff was given unnecessary powers. This idea, again, is not correct. I would like to read the relevant provision which gives the powers. This is sub-section (5) of section 9 :

> "If any officer or member suspects that any property is stolen property and that it is likely to be removed, transferred or otherwise disposed of before an order of that the appropriate authority for its seizure is obtained, such officer or member may, by order in writing..........."

I would like to stress the words :

> ....by order in writing, direct the owner or any person who is apparently for the time being in possession thereof not to remove, transfer or otherwise dispose of such property in any manner except with the previous permission of that officer or member and such order shall be subject to any order made by the Court having jurisdiction in the matter."

So, what is the wrong with it. It is not an arbitrary power. He cannot misuse it because ultimate orders are to be given by a Court of Law and in extreme positions, in extreme situations when the member of the force sees that something is wrong with the property or it is a stolen property, then should he stand with his hands tied before he can seek the permission from the higher authorities. This is just a normal thing. There is nothing access of delegation of powers.

[*At this stage Presiding Officer, (Mr. Ahmad Waheed Akhtar) occupied the Chair*]

So with these words Mr. Chairman I would like again to say that the criticism made by the Opposition on this Bill is unwarranted, and is not in accordance with the true spirit of the Bill.

Mr. Presiding Officer : Thank you.

The question before the House is :

> "That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1976], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : The motion is carried.

Then we take up clause No. 2. There is an amendment in it at No. 3.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, para (j) be substituted by the following :
>
> '(j) "Railway" means railway as defined in the Railways Act, 1890 (IX of 1890) including rolling stock as defined in the said Act'."

Mr. Hafeezullah Cheema : There were two amendments in Clause 1.

Mr. Presiding Officer : Clause 1 will be taken up in the last.

Mr. Hafeezullah Cheema : I am sorry. I understand.

This amendment is opposed.

Mr. Presiding Officer : Let me put it. Then it can be opposed.

The amendment moved is :

"That in Clause 2 of the Bill, para (j) be substituted by the following :

'(j) "Railway" means railway as defined in the Railways Act, 1890 (IX of 1890) including rolling stock as defined in the said Act.' "

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں نے ترمیم کے طور پر یہ تجویز اس لئے پیش کی ہے کہ لفظ ریلوے کی جو تعریف زیر بحث مسودہ قانون میں درج ہے وہ اتنی طویل اور مبہم ہے کہ اس ملک کے رہنے والوں کے دماغوں میں وہ کنفیوژن جس کا ذکر محترم وزیر صاحب نے بار بار کیا ہے ، وہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ تو جناب چیئرمین ! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جو میں نے تجویز کیا ہے وہ پیرا جے کی دوسری سطر کے لفظ ایکٹ کے استعمال پر آ کر ختم ہوا ہے اور میں نے ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے ۔

"..........., but excluding :—

(i) such lines of rail as lie outside the territorial limits notified under section 3 ; and

(ii) such fixed installations as lie outside the territorial limits notified under section 3 and are classified by the Federal Government as key points."

جناب چیئرمین ایک بات یہ نہیں بتائی گئی ہے کہ "کی پوائنٹ" کیا ہوتا ہے ؟ اس کی تعریف کوئی نہیں ہے ۔ اس لئے ایک عام قاری جو ہے ، جب وہ اس مسودہ قانون کے ایکٹ بننے کے بعد اس قانون کا مطالعہ کرے گا تو اس کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ "کی پوائنٹ" کیا ہے ۔ کیونکہ کم سے کم میں تو معلوم نہیں کر سکا کہ کی پوائنٹ کسے کہتے ہیں اور انہیں ریلوے کی اس تعریف سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ، وہ کیا ہے ؟ یا وزیر صاحب نے اس مسودہ قانون میں اس کی وضاحت کرنے میں میرے خیال میں بخل سے کام لیا ہے ۔ دوسری بات جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ ریلوے کی بعض حدود مقرر کی گئی ہیں اور یہ پولیس ریلوے کی کن حدود میں اپنے فرائض سر انجام دے گی ؟ وہ یہاں کہیں بھی درج نہیں ہے اور باقی حدود کس کے قبضہ میں ہوں گی ۔ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ ریلوے کی جو عام پولیس ہے وہ ان تمام ریلوے لائنوں کی حفاظت کرے گی اور اگر ان حدود میں کوئی جرم واقع ہو گا ، تو اس کی تفتیش کرے گی ، جو کی پوائنٹ

[Khawaja Mohammad Safdar]

سے باہر ہے یا اس کی حدود انہوں نے مقرر کی ہے ان سے باہر ہے ، اس کی وضاحت نہیں ہے ، اس لئے میں نے وہ سیدھی ٹرمینالوجی استعمال کی ہے ، وہی الفاظ استعمال کئے ہیں جو کہ ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء میں استعمال شدہ ہیں اور اس میں رولنگ سٹاک کا اضافہ کر دیا ہے ۔ اگرچہ ریلوے میں وہ بھی آتے ہیں اور اس کی پراپرٹی میں شامل ہے اور زیادہ وضاحت کی غرض سے میں نے وہ بھی شامل کر دی ہے اور اس ترمیم میں میں نے جو تعریف لفظ ریلوے کی ، کی ہے وہ زیادہ واضح ہے ، غیر مبہم ہے اور اس سے دماغوں میں کسی قسم کا الجھاؤ پیدا نہیں ہوتا ہے اور جو محترم وزیر صاحب نے اس مسودہ قانون میں رکھی ہے وہ الجھاؤ کا باعث ہے ، ابہام کا باعث ہے ، اور لوگوں کے شکوک و شبہات میں اضافہ ہو گا ۔

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, upto this extent even Khawaja Sahib felt the need of inclusion of the word rolling stock in the definition given in the Act of 1890, and we too have given it. As I earlier stated that to compromise with the concept of provincial autonomy and to take the least powers from the provinces we had to do it.

So far as the key points are concerned, they are those points which will be classified by the Federal Government as key points. For example, we can have bridges in the railways, we can have spurs in the railways. We can have a factory outside say some miles away from the track. So these are the points which will be classified as 'key points'.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That the amendment moved by Kahwaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That Clause 2 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 2 stands part of the Bill. Then we take up amendment No. 4. Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (1), para (b) be omitted and the subsequent paras be renumbered."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (1), para (b) be omitted and the subsequent paras be renumbered."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! پیرا (بی) جس کو میں نے حذف کرنے کے لیے اپنی ترمیم پیش کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں -

"ensuring proper conduct of persons in the Railways."

ظاہر ہے کہ پراپر کنڈکٹ سے مطلب یہ ہے کہ کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو اور اس کی روک تھام کی جائے اور لوگ شرافت کے ساتھ ادھر آدھر چلیں پھریں ریلوے سٹیشن کے اندر یا باھر آئیں جائیں ، اگر یہی مراد ان الفاظ سے ہے تو یہ مراد اس سے اگلے پیرے میں پوری ہو جاتی ہے - آپ (سی) کو پڑھیں - (سی) کے الفاظ یہ ہیں :

"(c) general maintenance of law and order on the Railways and taking cognizance of offences committed on them."

تو اس سے وہ مراد پوری ہو جاتی ہے اور یہ الفاظ کی بھر مار اور بار بار ایک ہی بات کا اعادہ دو تین طرح کے الفاظ میں کرنا یہ درست نہیں ہے اور میں یہ مانتا ہوں کہ ایک زبان میں کئی الفاظ ہم معنی مطلب بیان کرنے کے لیے مل جاتے ہیں - اگر آدمی لائق ہو اور جیسے کہ محترم وزیر ریلوے کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لائق ، فائق آدمی ہیں تو وہ تین چار ہم معنی الفاظ استعمال کر سکتے ہیں اور ہم معنی فریزز بھی استعمال کر سکتے ہیں - لیکن قانون بناتے وقت اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ قانون کی بنیاد ہی یہ ہے کہ ایک غرض کے لیے ایک ہی قسم کے الفاظ ایک ہی بار استعمال ہونے چاہیں اور ان کا بار بار اعادہ بے معنی ہے - اگر پیرا (بی) کا مطلب یہ ہے کہ امن و امان ہو اور لوگ چلیں پھریں اور لوگوں کو آنے جانے میں کوئی رکاٹ نہ ہو اور اگر رکاوٹ ہو تو وہ ریلوے پولیس رفع کر دے ، تو رکاوٹ یہی ہے اور کوئی دیوار تو بنی نہیں ہوئی ہے ، جو پھاندنی ہے اور چند شرپسند ہنگامہ نہ کر رہے ہوں اور لوگوں کو باہر آنے جانے سے روک رہے ہوں اور وہ مطلب ہے تو وہ پیرا (سی) میں موجود ہے - وہ اس سے پورا ہو جاتا ہے اور اگر اس سے کوئی اور مطلب ہے تو وہ محترم وزیر صاحب بتا دیں ، شاید میں اپنی تجویز واپس لے لوں -

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, the general purpose may be the same as stated by Khawaja Sahib but this will clear the matter further.

I can give you an example. Supposing tomorrow Maulana Sahib is travelling in a train to Karachi with bidi leaves in his mouth and he starts spitting on the floor of the carriage unnecessarily. Then somebody or other passengers may feel the inconvenience. So somebody has to stop him or request him that "please do not do it". So these things which do not come under 'general maintenance of law and order'.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : تھوکنے سے روکنے کے لیے پولیس بنا رہے ہیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : نہیں ، نہیں - اب یہ دیکھتے ہیں کہ ہاؤس اس سے کیا سمجھتا ہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ریلوے پولیس اس لئے ہونی چاہیئے تھی - - -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : نہیں ، نہیں ریلوے پولیس کی بات نہیں ہے ، بات یہ ہے کہ کوئی آدمی ان سے اختلاف کرتا ہے کہ یہاں نہیں اور یہاں - - - -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو شخص سیلون میں سفر کر رہا ہے اور غیر متعلقہ افراد کو بٹھا لیتا ہے تو ان غیر متعلقہ افراد کو نکالے یا منسٹر ریلوے سیلون میں سفر کر رہا ہے اور غیر متعلقہ افراد ان کے ساتھ بیٹھے ہیں جو سیلون میں سفر کرنے کے مستحق نہیں ، تو ان کو باہر نکالنا چاہیئے -

جناب حفیظ اللہ چیمہ : ان کو بھی نکالیں گے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو بھی باہر نکالیں گے -

The question before the House is :

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (1), para (b) be omitted and the subsequent paras be renumbered."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected. The question before the House is :

"That Clause 3 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 3 stands part of the Bill.

خواجہ صاحب ! آپ ترمیم پیش کریں گے ؟

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں خیال تو یہی ہے ۔

جناب صدارت کنندہ افسر : میرا مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی ترمیم ایسی ہو کہ اس کے بغیر ہی کام چل سکے ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ سب ہی ضروری ہیں ۔

Sir, I beg to move :

> "That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (2), a fullstop be added after the word 'orders' occurring in the third line and the subsequent words be omitted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

> "That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (2), a fullstop be added after the word 'orders' occurring in the third line and the subsequent words be omitted."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! کلاز ۴ میں ریلوے پولیس کے محکمہ اور اس کی دیکھ بھال اور اس کی ایڈمنسٹریشن اور اس کی ضروریات کے متعلق جو کچھ بھی ہے، وہ اس مسودہ قانون میں لکھا گیا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں پیراگراف (۲) میں کچھ زیادہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں ۔ نہ صرف یہ الفاظ زیادہ ہیں ، بلکہ ان الفاظ کے زیادہ ہونے سے مزید خرابیاں پیدا ہونے کا امکان بھی ہے ۔ ممکن ہے کہ اگر صرف الفاظ ہی زیادہ ہوتے اور ان کی وجہ سے مزید خرابیاں پیدا ہونے کا امکان نہ ہوتا، تو میں ان زیادہ الفاظ کو زیادہ اہمیت نہ دیتا ۔ جناب والا ! سب کلاز (۲) کو ملاحظہ فرمائیں اس میں لکھا ہے ۔

> "The head of the Pakistan Railways Police shall be an Inspector-General who shall administer it in accordance with the provisions of this Act and the rules and regulations............"

Mr. Presiding Officer : "...... and regulations and such orders........."

کیا آپ چاہتے ہیں کہ لفظ آرڈرز کے بعد فل سٹاپ ہو ۔

Mr. Hafeezullah Cheema : May I have a word, Sir ? This makes no sense at all.

خواجہ محمد صفدر : میری ترمیم غلط ہو گئی - ریگولیشن کے بعد فل سٹاپ ہونا چاہیئے تھا تب بات بنتی تھی -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اگر آرڈر کے بعد فل سٹاپ ہو تو بے معنی بات بنتی ہے -

خواجہ محمد صفدر : یہی بات میں خود عرض کر رہا ہوں - میرے لکھنے میں غلطی ہو گئی ہے اس لئے میں یہی عرض کروں گا کہ مجھے اس ایوان سے ، اس ترمیم کو واپس لینے کی اجازت دی جائے -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That Khawaja Mohammad Safdar be allowed to withdraw his amendment."

سوال یہ ہے کہ خواجہ صاحب کو اجازت دی جائے کہ یہ امنڈمنٹ جو انہوں نے موو کی ہے وہ اس کو واپس لے لیں -

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Khawaja Mohammad Safdar is allowed to withdraw his amendment. Now, the question before the House is :

> "That Clause 4 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 4 stands part of the Bill. Now, it is clause 5.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 5 of the Bill, after sub-clause (1) the following Proviso be added :—
>
> 'Provided the conditions laid down by the Federal Government shall not be such as to reduce the pay and allowances and other benefits enjoyed by the officer or the member before joining the Pakistan Railways Police."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

> "That in Clause 5 of the Bill, after sub-clause (1) the following Proviso be added :—
>
> 'Provided the conditions laid down by the Federal Government shall not be such as to

reduce the pay and allowances and other benefits enjoyed by the officer or the member before joining the Pakistan Railways Police."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

Mr. Presiding Officer : It is opposed. Yes !

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! کلاز (۵) کے تحت یہ یہ کہا گیا ہے کہ موجودہ ریلوے پولیس کے سپرنٹنڈینٹ اور اس کے نیچے درجے کے تمام ملازمین اور واچ اینڈ وارڈ کے عملے کو آپس میں مدغم کر کے یہ موجودہ ریلوے پولیس معرض وجود میں لائی جائے گی - اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے لیے نئی شرائط ملازمت جو کہ حکومت چاہے گی ، پسند کرے گی ، وہ طے کی جائیں گی اور آخر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی ملازم کے متعلق صرف پولیس کے ملازم کے متعلق حکومت کا یہ خیال ہو گا کہ یہ نا اہل ہے یا اپنے فرائض سر انجام دینے میں کوتاہی کر رہا ہے ، تو حکومت اسے سابقہ محکمہ میں واپس بھیج دے گی - یہاں تک کی باتوں سے مجھے اتفاق ہے - مجھے ان باتوں پر اعتراض نہیں ہے ، لیکن میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ نئی شرائط ملازمت طے کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ شرائط ملازمت ایسی نہ ہوں کہ پولیس کے سپرنٹنڈینٹ اور واچ اینڈ وارڈ کے ملازم کو جو تنخواہیں دی جاتی ہیں یا جو مراعات دی جاتی ہیں ، ان میں بھی کمی ہو جائے - اس وقت حکومت پر کوئی پابندی نہیں ہے ، جو چاہیں ان کی شرائط ملازمت آپ طے کر دیں - اگر میری ترمیم قبول کر لی جائے تو اس صورت میں حکومت مجبور ہوگی کہ وہ ایسی شرائط ملازمت طے کرے جو کہ بہتر تو ہوسکتی یا وہی ہو سکتی ہیں ہیں جو پہلے ہیں، لیکن اس سے کم نہیں ہو سکتیں - جس شرح سے ہم ان کو تنخواہ دے رہے ہیں یا الاؤنس دے رہے ہیں یا کوئی مراعات دے رہے ہیں ان میں کمی نہیں ہو سکے گی- اس پر پابندی لگ جائے گی کہ ان میں سے کسی پر پابندی نہیں ہو گی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری تجویز اس فورس کے حق میں ہے - اس فورس کے قیام میں لوگ خوشی سے مدد کریں گے اور خوشی سے اس میں شامل ہوں گے کوئی مجبور نہیں ہو گا لیکن اگر گورنمنٹ نے سابقہ شرائط ملازمت سے بھی ان کی شرائط ملازمت کم کر دیں تو اس صورت میں جیسا کہ ابھی محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے اور پہلی خواندگی کے دوران فرمایا ہے کہ لوگ مراعات کی کمی کی وجہ سے بد دل ہوئے ہیں تو اس سے دوبارہ ایسی صورت پیدا ہو گی -

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, this will just not happen. His observations are based on misconception because if these were to be the conditions, there was no need of merger of these two types of organisations. Secondly, this Law in itself is very clear on that. This is section 5 which

[Mr. Hafeezullah Cheema]

he wants to amend. If we read the last paragraph, that is under sub-clause (b) it reads :

> "Shall, subject to such conditions as may be laid down by the Federal Government, stand transferred and appointed to such corresponding ranks or posts in or under the Pakistan Railways Police as may be notified by the Federal Government."

"So, they will be appointed in the corresponding ranks, and under the general laws of the land. Rank also includes the salaries and allowances. If any reduction is made in that, that will be considered to be the reduction in rank. So, that is not tenable and his doubts are not based on facts.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That in Clause 5 of the Bill, after sub-clause (1) the following Proviso be added :—
>
> "Provided the conditions laid down by the Federal Government shall not be such as to reduce the pay and allowances and other benefits enjoyed by the officer or the member before joining the Pakistan Railways Police."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected. The question before the House is :

> "That Clause 5 stands part of the Bill"

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 5 stands part of the Bill. Now, the question before the Houses is :

> "That Clauses 6, 7 and 8 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clauses 6, 7 and 8 form part of the Bill. There are two amendments to clause 9. Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (5), the words "or member" occurring in the first and the seventh lines be omitted."

جناب صدارت کنندہ افسر : خواجہ صاحب ! دوسری امنڈمنٹ بھی موو کر لیں -

خواجہ محمد صفدر : دوسری امنڈمنٹ بھی موو کر لیتا ہوں -

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (7), the words "An officer" be substituted by the words "An officer above the rank of an officer-in-charge of a Railway Police Station"."

Mr. Presiding officer : The amendments moved are :

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (5), the words "or member" occurring in the first and the seventh lines be omitted."

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-clause (7), the words "An officer be substituted by the words "An officsr above the rank of an officer-in-charge of a Railway Police Station"."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! کلاز (۹) میں ریلوے پولیس کے افسروں اور اس کے دوسرے ملازمین کے اختیارات درج کئے گئے ہیں - ان اختیارات کی وضاحت کرتے ہوئے سب کلاز (۵) میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی افسر یا کوئی دوسرا ملازم خواہ وہ کانسٹیبل ہی کیوں نہ ہو اگر اسے یہ شک ہو کہ کسی سامان کو کوئی چوری کرکے لے جا رہا ہے ، یا چوری شدہ ہے ، سرقہ شدہ ہے ، تو اس صورت میں وہ اس کو یہ حکم دے سکتا ہے کہ وہ جس مقام پر پڑا ہے ، اُسے وہاں سے نہ ہلائے - اُسے استعمال نہ کرے اور کسی طور پر بھی اس کو ڈسپوز آف نہ کرے - فاضل وزیر ریلوے نے ارشاد فرمایا تھا میں نے ان کے انگریزی کے الفاظ نوٹ کئے ہیں - کہ یہ ایک بالکل نارمل تھنگ ہے -

یہ ایک بڑی عام سی چیز ہے - اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر کسی خدشے کا اظہار کیا جائے روزانہ یہ کام ہوتے ہیں - میرے پاس اس وقت ضابطہ فوجداری ہے - میں محترم وزیر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مجھے اس میں سے کوئی ایسی دفعہ نکال کر بتائیں کہ جہاں کسی کانسٹیبل کو یہ اجازت دی گئی ہو ، یہ اختیار دیا گیا ہو جو اس وقت یہاں ! اس مسودہ قانون کے تحت دیا جا رہا ہے - بلکہ یہاں تو اس حد تک ہے کہ مثال کے طور پر ویگے بانڈز اور ہیبیچوئل رابرز کی گرفتاری کے لیے صرف ایک افیسر کو اختیار دیا گیا ہے، پولیس آفیسر کو اختیار ہے اس سے نیچے کسی کو اختیار نہیں - حالانکہ وہ خطرناک لوگ ہیں - عادی ڈاکو ہیں - ہیبیچوئل رابرز اور

[Khawaja Mohammad Safdar]

ویگرے بانڈز ہیں - یہاں کسی خطرناک قسم کے آدمی کا ذکر نہیں ہے - یہاں پاکستان کے کسی شہری کو کہا جا سکتا ہے کہ یہ گٹھڑی جو آپ اٹھائے لیجا رہے ہیں، یہ میرے خیال میں چوری شدہ ہے اس لیے یہاں رکھ دیں - اور اس کے لیے ایک لمبا پروسیجر ہے - ٹھیک ہے، اس میں لکھا ہے کہ وہ لکھ کر دے گا اور محترم وزیر صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا تھا کہ وہ تحریری طور پر یہ حکم دے گا - اور اگر وہ تحریر ہی غلط ثابت ہو - دوسرے یا تیسرے یا ساتویں روز کوئی مجسٹریٹ صاحب یہ حکم دے دیں، یہ اس کی ملکیت ہے، گٹھڑی اس کو لے جانے دو - تو یہ سات دن جو اس کو تکلیف پہنچتی ہے، اذیت پہنچتی ہے، اُسے جو بار بار بھاگنا پڑا، اس کے پیسے خرچ ہوئے تو اس کی ذمہ داری کس پر ہو گی؟ یا تو یہاں یہ بھی لکھا جاتا کہ اگر بعد میں یہ غلط ثابت ہوا ہے کہ اس کا شک مناسب نہیں تھا تو اس کو یہ سزا دی جائے گی -

اب جناب والا! کوئی صاحب، ریلوے کا پولیس کنسٹیبل کسی کو روک لے گا، وہ کہے گا کہ بھئی میں تو مسافر ہوں، مجھے جانے دیجیے، میری گٹھڑی دیجیئے، وہ کہے گا کہ میں نہیں دیتا، لہذا سودا ہو جائے گا، پانچ دس میں، پچاس روپے، جیسا بھی سودا ہو، جیسا وقت ہو گا - البتہ انہوں نے ایک صورت پیدا کر دی ہے، مسودہ قانون میں یہ شق رکھ کر کہ لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ رشوت دیں اور کچھ لوگوں کو یہ دعوت دی جائے کہ وہ ضرور رشوت لیں، تو ایک دعوت دے رہے ہیں لوگوں کو یہ کہ وہ عوام سے رشوت لیں اور ان سے روپیہ وصول کریں - اس سارے چیپٹر دیں جس کا کریمینل پروسیجر کوڈ میں نمبر شمار پانچ ہے، جس میں پولیس افسران کی قوت درج ہے، ان کے اختیارات درج ہیں - ان میں کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ کوئی بھی پولس کنسٹیبل اس قسم کا کوئی حکم دے سکتا ہے - البتہ پولیس آفیسر کو یہ اختیار ہے، میں نے بھی اپنی ترمیم کے ذریعے کہا ہے کہ افسروں کو یہ اختیارات دے دیجئے - ابھی محترم وزیر صاحب جس بات کا رونا رو رہے تھے، پھر اس کا اعادہ ہو گا - اس آدمی کا ڈزگنیشن یا محکمے کا نام تبدیل ہونے سے وہ فرشتہ نہیں بن جائے گا - اس کی خصلتیں جو اس وقت ہیں، وہ جاری رہیں گی تا آنکہ اس کو شدید ڈسپلن میں نہ لیا جائے - ڈسپلن میں لینے کی کوئی بات نہیں ہوئی - ابھی اس کا نام تبدیل کیا گیا ہے، وہ پولیس آفیسر ہوں گے، وہی پولیس کنسٹیبل ہوں گے، وہی واچ اینڈ وارڈ ہوں گے، اور جو ان کی عادتیں ہیں وہی رہیں گی - وہ جاتی نہیں ہیں - پنجابی میں کہا گیا ہے -

بھانویں کٹیئے پوریاں پوریاں نیں

خواہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ کر دیئے جائیں - تو اس لیے میں یہ درخواست کروں گا کہ وہ عادتیں پختہ ہو چکی ہیں ، نئے آدمیوں کے لیے شاید آپ اصلاح کی صورت پیدا کر لیں - لیکن جو پرانے لوگ ہیں ، ان کی عادتیں وہی رہیں گی ، ان کو یہ اختیارات نہ دیجیئے ورنہ جیسا کہ ابھی میرے دوستوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ موجودہ حکومت نے لوگوں کی بہتری کے لیے پہلے بھی کئی باتیں کیں جو کہ بلائے بے درمان ثابت ہوئیں ، یہ بھی ایسی ہی ثابت ہو گی - اس لیے میں کہتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب اس بات پر غور فرمائیں کہ اور پولیس کنسٹیبلوں کو یہ اختیارات نہ دیں کہ وہ مسافروں کو ، عورتوں کو ، بچوں کو ، یا عام آدمی کو ، جو بھی ریلوے پولیس سٹیشن کی حدود کے اندر داخل ہوں - ان کو خواہ مخواہ تنگ کریں میں سمجھتا ہوں کہ وہ میری یہ ترمیم قبول کر لیں گے -

Mr. Hafeezullah Cheema : I have already given my arguments. Waris Shah has come to his rescue and has defended his case, otherwise there is no force in his arguments. There is a sufficient safeguards in the provisions because two or three conditions are to be fulfilled. Firstly, officer with appropriate authority should be present there, but in case he is not present, only then the lower member of the Force can take action. Secondly, he will make the orders in writing and any order made in writing shall be justifiable in the court of law. He will not allow him to remove, transfer or otherwise dispose of such property. The ultimate order or judgement has to be given by a court of law.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now the question before the House is :

"That Clause 9 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 9 stands part of the Bill.

Now clause 10. Yes.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین - میں نے کلاز ۱۰ کو حذف کرنے کی سفارش کی ہے - اور اس سلسلے میں میں چند معروضات اس ایوان کے سامنے پیش کروں گا - میں نے پہلی خواندگی کے دوران بھی یہ عرض کیا تھا کہ اس کلاز کی ضرورت

[Khawaja Mohammad Safdar]

نہیں ہے ، اور نہ ہی ریلوے کو اپنے مجسٹریٹ رکھنے کی ضرورت ہے ، نہ ہی ریلوے کو اپنے پبلک پراسیکیوٹر رکھنے ضرورت ہے ۔ محترم وزیر صاحب برائے ریلوے نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس وقت بھی ہم صوبائی حکومتوں سے مجسٹریٹ لیتے ہیں اور پبلک پراسیکیوٹر بھی صوبائی حکومتوں کے کام کرتے ہیں ، اور آئندہ بھی ایسا ہی کریں گے اور ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ آئندہ بھی ہم ڈیپوٹیشن پر ان سے لیں گے ، تو کیا میں یہ اُن سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس سے کیا اصلاح ہو گی ۔ اس سے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے مجسٹریٹ رکھیں گے ۔ اگر آپ کا جی چاہے تو آپ ڈیپوٹیشن پر کسی صوبے سے لے لیں اور اگر آپ کو پسند ہو تو آپ کسی کو بھرتی بھی کر سکتے ہیں ۔ یہ کوئی ممانعت نہیں ہے کہ آپ بھرتی نہ کریں ، تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ سے چند لوگوں کے کھانے پینے کا انتظام ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ انتظام ہونا ہے اور اس میں صرف لفظی ردوبدل ہونا ہے ۔ تو بجائے اس کے کہ چیف سیکریٹری ایک صاحب کو ، کسی صاحب کو ریلوے مجسٹریٹ کی حیثیت سے کہیں پوسٹ کریں ، اس کی بجائے یہ چیف سیکریٹری ، صوبائی گورنمنٹ کہیں کہ صاحب ہمیں دو تین ، چار مجسٹریٹ دے دیں اور ہم ان کو اپنی مرضی سے مختلف مقامات پر پوسٹ کریں گے ۔ اس سے کیا فرق پڑے گا ؟ کیا بنیادی تبدیلی ہو گی ؟ کیا اصلاح ہو گی ؟ کون سا عوام کو فائدہ پہنچے گا ؟

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی چیئرمین نے کرسی صدارت سنبھالی)

خواجہ محمد صفدر : ماسوائے وزیر محترم کے ماتحت عملے میں اضافہ ہو جائے گا ۔ ان کے اختیارات میں اضافہ ہو جائے گا ۔ نہ عوام کا بھلا ہو سکتا ہے نہ خواص کا بھلا ہو سکتا ہے ۔ لیکن آپ تو نہ خواص میں شامل ہیں نہ عوام میں ۔ اسلئے میں درخواست کروں گا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا ۔ محض یہ تضیع اوقات ہو گا ۔ اس لئے اس نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے ۔

Mr. Hafeezullah Cheema : I have already explained the position in detail. I don't want to say anything more.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 10 of the Bill be omitted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 10 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Next Clause 11. Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-clause (3), the word "before", occurring in the tenth line, be substituted by the word "by"."

Mr. Deputy Chairman : The motion before the House is :

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-clause (3), the word "before", occurring in the tenth line, be substituted by the word "by"."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! آپ ملاحظہ فرمائیں گے اس کا فقرہ اس طرح سے ہے ، میں اسے پڑھے دیتا ہوں -

"Shall be liable to be proceeded against departmentally, or, on conviction before a Magistrate, to imprisonment for a term which may extend to six months or with fine which may extend to one thousand rupees, or with both."

جہاں تک میں تھوڑی بہت انگریزی کو جانتا ہوں کہ Conviction by a Magsitrate ہے Before a Magistrate نہیں ہو سکتا - اس کے متعلق ایسی کوئی اتھاریٹیٹو بات معلوم نہیں ہو سکتی جو میں بیفور کے حق میں کہہ سکتا - عام زبان جو میں جانتا ہوں ، اس میں Conviction by a Magistrate ہوتا ہے before a Magistrate نہیں ہوتا - اس لیے میں نے ان کی زبان کی اصلاح کے لیے یہ ترمیم دی تھی -

Mr. Hafeezullah Cheema : It is just a matter of language.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

> That in Clause 11 of the Bill, in sub-clause (3), the word "before", occurring in the tenth line, be substituted by the word "by".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Next amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> 'That in Clause 11 of the Bill, the following Proviso be added to sub-clause (3) :
>
> > "Provided the officer or the member who offers any unwarrantable personal violence to any person in his custody, shall also be liable under any other law for the time being in force'."

Mr. Deputy Chairman : The motion before the House is :

> "That in Clause 11 of the Bill, the following Proviso be added to sub-clause (3) :
>
> > 'Provided the officer or the member who offers any unwarrantable personal violence to any person in his custody, shall also be liable under any other law for the time being in force'."

Mr. Deputy Chairman : The motion before the House is :

> "That in Clause 11 of the Bill, the following Proviso be added to sub-clause (3) :
>
> > 'Provided the officer or the member who offers any unwarrantable personal violance to any person in his custody, shall also be liable under any other law for the time being in force'."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! کلاز گیارہ کی سب کلاز ۳ سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آفیسر یا کوئی اور ریلوے پولیس کا ملازم کسی شخص کو غیر قانونی طور پر ایذا پہنچاتا ہے ، اس پر سختی کرتا ہے ، تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو سکتی ہے ۔ دوسرا اس کے خلاف مقدمہ بھی بنایا جا سکتا ہے ۔ اور اگلی سب کلاز میں لکھا گیا ہے کہ فیڈرل کورٹ صرف ایسا کر سکتی ہے ۔ اس مقدمے کی بنیاد پر چھ ماہ کی سزا دی جا سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جا سکتیں ہیں ، میرے ذہن پر ان الفاظ کے ایسے اثرات مرتب ہوئے ۔ جو ان وارنٹیبل وائیلیشن کے نتیجے میں ہے ، فرض کیجئے کسی کا بازو ٹوٹ گیا کسی کا سر پھٹ گیا یا کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ۔ یا وہ کسی

اور طرح شدید مجروح کر دیا جاتا ہے ، یہ ایسے واقعات ہیں جو عام ہوتے رہے ہیں ، عام تھانوں میں ہوتے رہتے ہیں ۔ لیکن جو اس کے آگے لکھا ہے ، کہ وہ کسی قسم کی بھی کارروائی تھانے میں رپورٹ نہیں کر سکے گا ۔ ماسوئے اس کے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رپورٹ درج نہ کرائی جائے ۔ کوئی عدالت کاگنائزنس نہیں لے سکتی ۔ اگر یہی صورت ہے ، تو اس کی نوعیت ہی بتا دی جاتی ، یعنی کوئی دھول دھپا یا کوئی اور اذیت پہنچتی تو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ ۳۲۳ بن سکتی ہے لیکن جس کو یہ اذیت پہنچتی ہے ، اس کو بھی یہ حق دیا جائے کہ وہ بھی اپنا استغاثہ کرا سکے ۔ کیا یہ فیڈرل گورنمنٹ کے چکر لگاتا رہے گا ؟ فیڈرل گورنمنٹ سے مراد پرائم منسٹر ہیں اور یہ آئین کی رو سے بھی پرائم منسٹر ہی ہیں ، لیکن وہ کس کس کی تسلی کریں گے ؟ تسلی دیں گے کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے ، میں اس کا پتہ کروں گا ۔ اس کے پاس بھی اختیارات ہونے چاہیں اگر زیادتی ہوئی ہے ، تو وہ بھی کسی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکے ۔ اور اپنی رپورٹ درج کرا سکے ، اس لیے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس شخص کو یہ اختیار ہو کہ محکمانہ طور پر جو چاہے وہ ہوتا رہے گا ، فیڈرل گورنمنٹ جو سزا دے یا نہ دے جس شخص پر زیادتی ہو یا تشدد ہو ، اور وہ مر جائے تو اس کے ورثا اس کی چارہ جوئی کر سکیں ۔ میں یہ تاثر لیتا ہوں کہ ان لوگوں کو روک دیا گیا ہے کہ وہ کسی قسم کی چارہ جوئی نہ کر سکیں ۔

Mr. Hafeezullah Cheema : This is just superfluous. If any member of the force commits a heinous offence, there is nothing to prevent action against him under the ordinary law. This is just for a fabric of discipline within the force. If he violates discipline, if he disobeys orders or if he commits violence against any person under arrest then, independent of the action to be taken under the normal law, this is meant for the higher officers to take action against the lower officers.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

> "That in Clause 11 of the Bill, the following Proviso be added to sub-clause (3) :
>
> > 'Provided the officer or the member who offers any unwarrantable personal violence to any person in his custody, shall also be liable under any other law for the time being in force'."

(*The motion was rejected*)

Khawaja Mohammad Safar : I beg to move :

> "That in Clause 11 of the Bill, sub-clause (4) be omitted."

Mr. Deputy Chairman : The motion before the House is :

"That in Clause 11 of the Bill, sub-clause (4) be omitted."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں اپنی پہلی ترمیم کے دوران اس ترمیم پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں اس لیے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ بس ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ اس ترمیم کو منظور فرمایا جائے ۔

Mr. Deputy Chairman : Now, I put the question,

The question before the House is :

"That in Clause 11 of the Bill, sub-clause (4) be omitted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman : Now, the question is :

"That Clause 11 forms part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clause 11 forms part of the Bill.

Now, we take up Clause 12. Amendment No. 13.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اسے حذف کرنے کے لیے چند گذارشات میں ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ زیادہ بات نہیں کرتا ۔ اس موضوع پر میں کئی بار بات کر چکا ہوں ، میرے پاس اس وقت ہندوستان کا متعلقہ قانون ، جسے ریلویز ایکٹ کہتے ہیں ، موجود ہے ، ریلوے پولیس ایکٹ ۔ میرے پاس پولیس ایکٹ موجود ہے ۔ میرے پاس ریلوے ایکٹ موجود ہے تینوں موجود ہیں۔ ان تینوں میں اگر amenities کلاز دکھا دی جائے تو میں ماننے کے لیے تیار ہوں ۔ یہ روایت چل نکلی ہے کہ ہر قانون میں بیورو کریٹ ملازمین کے لیے کلاز لکھی جاتی ہے ۔ اگر خدا نخواستہ کہیں مارشل لاء لگ جائے تو اس وقت ایسی کلاز پاس کی جاتی ہے۔ عام حالات میں ہر شخص پر اس کے کردار اور افعال کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔ ایمینیٹیز کلاز اس بل میں شامل کرکے ایک قوم کی قوم بنتی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ ہر سرکاری عہدے دار نبوت کے درجے پر پہنچتا جا رہا ہے ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ جو قوانین اس نیشنل اسمبلی اور پارلیمنٹ نے پاس کئے ان کو چھوڑ کر جو قوانین میرے پاس ہیں ان

میں کہیں یہ شق دکھا دی جائے ؟ ماسوائے ان قوانین کے جو مارشل لاء کے وقت میں مارشل لاء کے حالات کی باقاعدگی کے لیے پاس کیے گئے تھے - یہ غیر ضروری ہے - یہ خواہ مخواہ ملازمین سرکار کو ایک ناجائز رعایت دینے کے مترادف ہے - جیسے وہ ، ویسے دوسرے تمام شہری - وہ بھی ہمارے شہری ہیں ہمارے بھائی ہیں - اگر غلطی وہ کرتے ہیں تو خمیازہ بھگتیں ، ہم غلطی کرتے ہیں تو ہم اس کی پاداش میں مقررہ سزا پائیں - اس لیے نئی کلاز کرئیٹ کرنا کہ یہ کسی کام کے ذمہ دار نہیں ہوں گے اور باقی ذمہ دار ہوں گے - کیوں صاحب؟ وہ فرشتے ہیں اور ہم ہی گناہگار ہیں- میری درخواست ہے کہ کسی قسم کی ایمینٹیز کلاز نہ رکھی جائے اور آئندہ بھی اجتناب کیا جائے - فاضل وزیر صاحب وکیل ہیں ، میں دعوت دیتا ہوں کہ جو تینوں جلدیں میرے پاس ہیں ، آرڈیننس غالباً تیس ہوں گے ، ان تیس میں سے ایمینٹیز کلاز نکال کر دکھا دیں -

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, this is very essential. I need not to teach the hon'ble Senator and take him to the Liberary. This is an essential thing. Indemnity clause is in good faith. Without it how can they deal with goondas, how can they deal with criminals and how can they deal with loiterers ? It is there in many Acts. The indemnity clause is even in the Penal Code. How can you say that ? Sir, even in the Penal Code the indemnity is in good faith.

Mr. Deputy Chairman : Now, I put the question.

The question is :

"That Clause 12 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 12 forms part of the Bill.

Now, there is no amendment to Clauses 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19 and 20. No amendment in Clauses 13 to 20.

So I put the question.

The question is :

"That Clauses 13 to 20 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clauses 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19 and Clause 20 form part of the Bill.

Now, the question is :

"That the first Schedule forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The first Schedule form part of the Bill.

Now, we take Second Schedule. Amendment No. 14.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in the Second Schedule to the Bill, the words "Pakistan Railways Police Ordinance, 1976" be substituted by the words "Pakistan Railways Police Act, 1977"."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That in the Second Schedule to the Bill, the words "Pakistan Railways Police Ordinance, 1976" be substituted by the words "Pakistan Railways Police Act, 1977"."

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed.

Sir, it is a typographical mistake. We can do it.

خواجہ محمد صفدر : دو وزیر صاحبان کے بارے میں میں حیران ہوا ہوں - ان کا میرے دل میں بڑا احترام ہے -

Malik Mohammad Akhtar : All right. It is opposed.

خواجہ محمد صفدر : انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم از خود ہی کر سکتے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ آن کا خیال ہے -

خواجہ محمد صفدر : آپ نے بجا فرمایا - میں اس کا جواب دے رہا ہوں - جناب چیئرمین ! اگر یہ خیال ہو کہ یہ کانسی کوئینشیل امنڈمنٹ ہے اور چونکہ یہ پاس ہو جائے گا اور اس کے بعد آرڈیننس کو ایکٹ میں تبدیل کر لیں گے ، تو یہ ممکن نہیں ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی میں یہ ترمیم ہونی لازمی تھی - یہ ترمیم اس لیے لازمی ہے ، آپ ملاحظہ فرمائیں ، جو کہ ابھی ابھی کلاز ۲۰ اس ایوان نے منظور کی ہے ، وہ یہ ہے کہ پاکستان پولیس آرڈیننس ۱۹۷۶ء ر پیل کر دیا گیا ہے جب اس کی ایسنٹ ہو گی تو رپیل ہو جائے گا - وہ موجود ہی نہیں ہوگا ، اس

لیے یہ کانسی کوئینشیل نہیں ہے ، البتہ کوئی اور یہاں ہوتا ، آگے لکھا ہوتا اس میں ۱۹۷۶ء تو پھر میں مان لیتا کہ یہ کانسی کوئینشیل کہ سال گذر گیا ۔ نیا سال آ گیا ،

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایفیکٹ کیا ہو گا ؟

خواجہ محمد صفدر : ایفیکٹ یہ ہوگا کہ یہ ناقابل عمل ہو گا ، اس کے تحت لوگ حلف اٹھائیں گے ۔ یہ حلف ہے ۔ "Mr./Mrs./ Miss has been appointed" یہ سرٹیفکیٹ ہے ۔ تو یہ سرٹیفکیٹ جس قانون کے تحت دیا جا رہا ہے ، وہ قانون ہی نہیں رہے گا ، تو سرٹیفکیٹ بے معنی ہو جائے گا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جس قانون کے متعلق سرٹیفکیٹ کے متن میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہر شخص جو کہ پاکستان ریلوے کا ملازم ہو گا ، ماسوائے انسپکٹر جنرل پاکستان ریلوے کے ، سب کا سرٹیفیکیٹ ہو گا ۔ خواہ اے ایس آئی ہو خواہ پولیس کا کنسٹیبل ، اگر وہ چھوڑ کر جائے گا ، ریٹائر ہو گا ، یا خود استعفیٰ دے دیا جائے گا تو اس صورت میں یہ سرٹیفیکیٹ اسے محکمے کو واپس کرنا ہو گا ۔ یہ بھی ساتھ پابندی ہے ۔ اس لیے یہ سرٹیفیکیٹ بے معنی اور بے مقصد ہو جائے گا جس پر دونوں پابندیاں ہیں ۔ اس کو جاری کرنا ، اور دوسرے اس کو واپس کرنا ۔ دونوں چیزیں لازمی ہیں ۔ جب تک اس کے پاس نہیں ہو گا ، وہ ریلوے پولیس کا ممبر نہیں کہلا سکے گا ۔ سرٹیفکیٹ کے الفاظ دیکھیے ۔ اتنا اہم سرٹیفیکیٹ ہے ، اس قانون کے تحت ، جو قانون ہی نہیں ہے ۔ اس لیے یہ کانسی کوئینشیل کلیریکل ایرر ہے ، یہ ڈرافٹنگ ایرر نہیں ہے ، یہ شروع سے اس طرح لکھا گیا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ کلرک کی غلطی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جس وقت آرڈیننس بنا ، اس وقت یہ درست تھا ۔ جب یہاں بل کی شکل میں آیا ، تو جو ترامیم بل کی شکل میں لانے کے لیے اس میں دفتری طور پر ہونی چاہیں تھیں ، وہ کم از کم نہیں ہوئیں ۔

It is very bad and sad omission.

Malik Mohammad Akhtar : No Sir, this is not omission but it is error of judgment and we stick to it, whatever it is.

Mr. Deputy Chairman : Whose judgment ?

Malik Mohammad Akhtar : Error of judgment of the person who is expressing his opinion.

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, let me explain the position.

[Mr. Hafeezullah Cheema]

I don't think this is a substantial provision. This is not a substantive provision. The courts are not so foolish that if somebody has taken oath under these provisions, they will say that this is illegal or something like that. This is a clerical mistake.

Khawaja Mohammad Safdar : No.

Mr. Hafeezullah Cheema : You want that over this little mistake we should take the Bill to the Joint Sitting. No. There is no need. This is not needed at all.

Mr. Deputy Chairman : No, this is not needed. The question before the House is :

> "That in the Second Schedule to the Bill, the words "Pakistan Railways Police Ordinance, 1976" be substituted by the words "Pakistan Railways Police Act, 1977"."

(*The amendment was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

Now the question before the House is :

> "That Second Schedule forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Second Schedule forms part of the Bill.

Next is Short Title and Preamble. There are amendments No. 1 and 2.

Malik Mohammad Akhtar : This is consequential.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (1) the figure "1976" be substituted by the figure "1977".

and No. 2 ; Sir, I beg to move :

> "That in Clause 1 of the Bill, sub-clause (3) be deleted."

Mr. Deputy Chairman : Now, the motions moved are :

"That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (1) the figure "1976" be substituted by the figure "1977"."

and No. 2 :

"That in Clause 1 of the Bill, sub-clause (3) be deleted."

Yes, the Minister for Railways.

Mr. Hafeezullah Cheema : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے بھی اتفاق ہے اگرچہ انہوں نے بھی اتفاق کیا ہے ، بیٹھے ہوئے ، میں نے بھی سن لیا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے نہیں سنا -

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں کہ یہ میری ترمیم جو ہے یہ اس قسم کی ہے کہ اگر یہ نہ بھی پیش کی جائے تو ہمارے سینیٹ سیکرٹیریٹ میں از حد کی جا سکتی ہے یہ کانسی کوینشل غلطی ہے - کسی نتیجہ کے طور پر ہوئی ہے یہ از خود اسے درست کر سکتے ہیں - یہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے اس میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں تھی ، یہ تو وہ خود تسلیم کرتے ہیں اگر وہ اس کو درست کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں - ہمارے قواعد اس بات کی اجازت دیتے ہیں -

جناب والا ! میری دوسری ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے کہ کلاز ۱ کے پیراگراف ۳ کو حذف کر دیا جائے - یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز میں اور جیسا کہ اس مسودہ قانون میں کئی کئی جگہوں پر ڈرافٹنگ کی خامیاں تھیں ، ان کو میں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے ، میں نے ان کی نشاندھی کر دی ہے - اسی طرح یہ بھی ایک خامی ہے ، اس کو بھی میں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے - جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ ظاہر ہے کہ جب کہہ دیا گیا ہے کہ یہ پاکستان بھر میں نافذ تصور ہو گا ، تو اس صورت میں جن لوگوں پر نافذ ہوگا ، اس کا آگے ذکر ہے ، اس میں یہ لکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی ، اب پولیس ہے ، اس کے افسر ہیں اور بھی جتنے لوگ ہیں ان پر لاگو ہوتا ہے ، ظاہر ہے کہ یہ الفاظ نہ بھی لگیں تو بھی یہ لاگو ہوگا ان پر - آپ پولیس ایکٹ دیکھیں - یہ آج سے کم و بیش سوا سو سال پہلے کا بنا ہوا ہے - اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں - یہ ریلوے عملہ پر لاگو ہو گا - اس کو متن میں لکھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ کس کس پر اس قانون کا اطلاق ہو گا - میرے خیال میں یہ الفاظ اس کلاز میں غیر ضروری ہیں - اسی

[Khawaja Mohammad Safdar]

ریلوے ایکٹ میں بھی یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ ریلوے ملازمین پر یہ قانون لاگو ہو گا یا اس میں ملازمین کے لوگ آئیں گے - خبر نہیں کہ آج کل کیا ہو گیا ہے ؟ کیا ہماری وزارتوں کے پاس وقت نہیں ہے یا وزرا صاحبان کے پاس وقت نہیں ہے ؟ یا ان دونوں کے پاس وقت نہیں ہوتا ہے اس سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے - جناب والا ! اس میں میری گذارش یہ ہے کہ یہ الفاظ غیر ضروری ہیں - میں اس بات کی محترم وزیر ریلوے کو دعوت دیتا ہوں کہ کسی قانون میں اس قسم کے الفاظ دکھائیں ، یہ ان کو کسی قانون میں بھی نہیں ملیں گے ، اور نہ ہونے چاہیں - اس لیے یہ الفاظ اس کلاز میں غیر ضروری ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے رکھنے سے کوئی نقصان ہو گا ، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کے رکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا ، تو فائدہ بھی نہیں ہو گا - لیکن میری غرض یہ ہے کہ قانون میں جو الفاظ استعمال ہوں ، وہ مختصر اور پریسائز ہونے چاہیں - یہ الفاظ غیر ضروری ہیں ، اس لیے میں نے ان کو حذف کرنے کے لیے اپنی ترمیم پیش کی ہے - میری عرض یہ ہے کہ قانون جو ہیں ، وہ سمپل ہونے چاہیں ، مختصر ہونے چاہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کچھ فرمائیں گے ؟

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, I don't want to enter into controversy because they don't have anything else now to do, but let me explain.

(*At this stage Malik Mohammad Akhtar and Mr. Hafeezullah Cheema started speaking at the same time*).

Mr. Deputy Chairman : Two members cannot speak at one time.

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, there is a purpose. It is not superfluous clause, because prior to the introduction of this law, there were two organisations, Watch and Ward and the Provincial Police. We are going to merge them. To avoid the confusion, we have added this clause. But what can we say about the opposition. They don't have anything to do. They go on filibustering over these little things. There is no substance. That is not relevant.

ملک محمد اختر : ابھی تک ہمارا قانون کسی عدالت نے الٹراوائریس قرار نہیں دیا - یہ جناب ہمیشہ وزارتوں پر ڈرافٹنگ کی خامیوں کے متعلق اعتراض کرتے ہیں - میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آج تک کوئی قانون واپس نہیں آیا ہے ، ہم آپ کا کام بڑی محنت اور دیانت سے کرتے ہیں -

Mr. Deputy Chairman : Now, the question before the House is :

"That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (1)

the figure "1977" be substituted by the figure "1976"."

and No. 2 -

"That in Clause 1 of the Bill, sub-clause (3) be deleted".

(The amendments were negatived)

Mr. Deputy Chairman : The amendments stand rejected. Now, the question before the House is :

"That the Short Title, the Preamble and Clause 1 form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Short Title, the Preamble and Clause 1 form part of the Bill. Next is No. 5, Mr. Cheema.

Mr. Hafeezullah Cheema : Sir, I beg to move :

"That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1976], be passed."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1976], be passed."

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed. No speeches on either side ?

(*Pause*)

Mr. Deputy Chairman : All right. Now I put the question.

The question before the House is :

"That the Bill to provide for the constitution and regulation of the Pakistan Railways Police [The Pakistan Railways Police Bill, 1977], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands passed.

THE ESTABLISHMENT OF THE FEDERAL BANK FOR COOPERATIVES AND REGULATION OF CO-OPERATIVE BANKING BILL, 1976

Mr. Deputy Chairman : Next is No. 6. Rana Mohammad Hanif is not present.

Malik Akhtar, are you moving the Bill on his behalf ?

Malik Mohammad Akhtar : No, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Well, 6 is not moved. 7 is not moved. No. 8.

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1966

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [The Political Parties (Amendment) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [The Political Parties (Amendment) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں درخواست کروں گا کہ کافی وقت ہو گیا ہے ، اگر محترم وزیر صاحب ابھی ابتدائی تقریر فرمانا چاہتے ہیں تو ہم توجہ سے سنیں گے ، لیکن باقی فرسٹ ریڈنگ کل ہو جائے گی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے آپ تقریر کر لیجیے ۔

ملک محمد اختر : پھر کل ہی کریں گے ۔

Mr. Deputy Chairman : So, further consideration of the Bill is postponed until tomorrow. There is no other business on the Orders of the Day. The Senate stands adjourned to meet tomorrow in the morning at 10.00 a.m.

[The Senate was adjourned till ten of the clock in the morning on Tuesday, January 4, 1977]